پاکستان کے قومی نصاب 23-2022ء کے مطابق

ماڈل درسی کتاب

مطالعہ پاکستان

جماعت

9

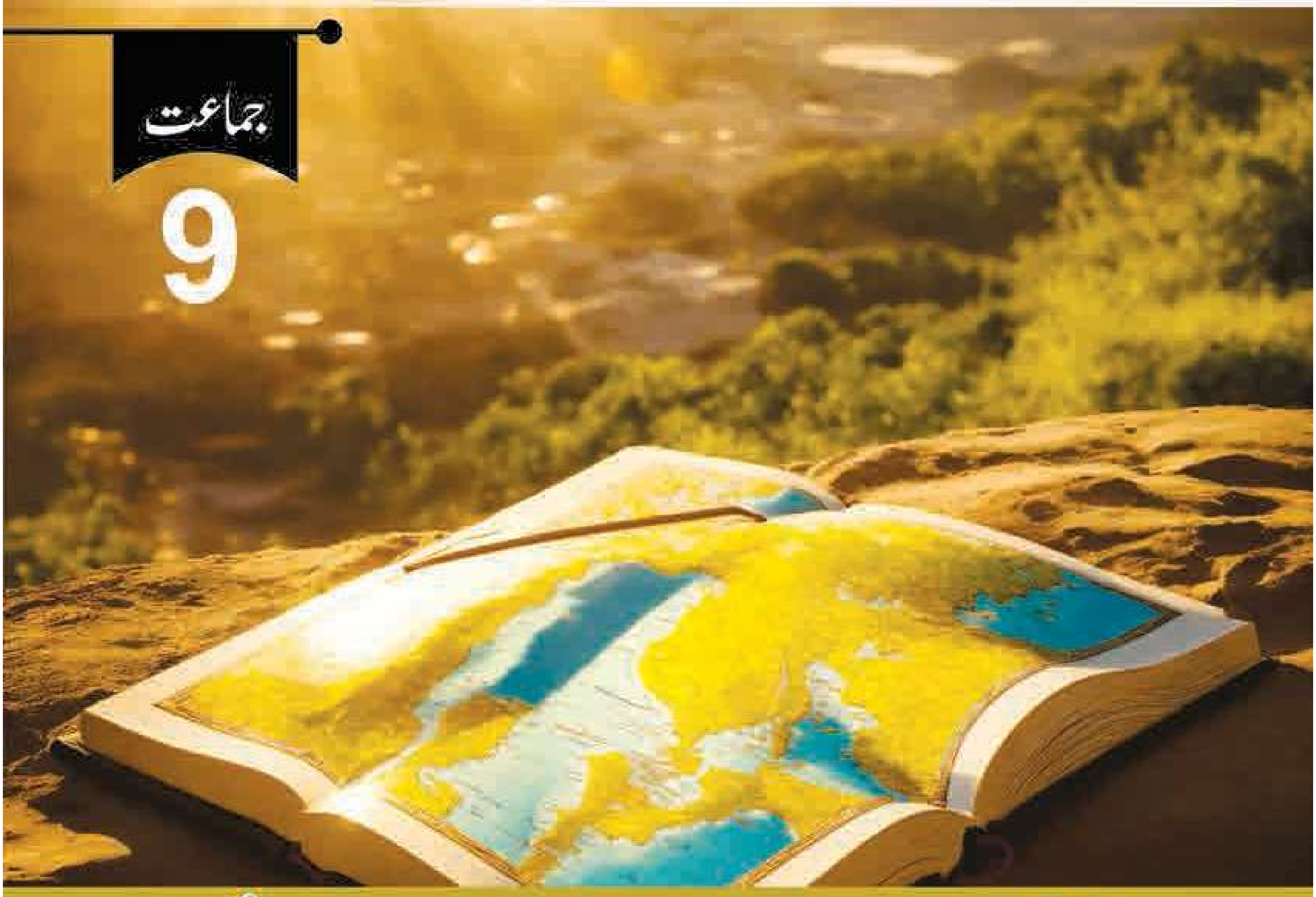

کینب پبلشر، لاہور، پاکستان

ماڈل درسی کتاب

مطالعہ پاکستان

جماعت

9

CANTAB
Publisher

cantabpublisher.com

کینٹب پبلشر، لاہور، پاکستان

اس کتاب کے جملہ حقوق بحق کینٹب پبلشر، لاہور، پاکستان محفوظ ہیں۔ کتاب یا کتاب کا کوئی بھی حصہ ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر مکمل یا جزوی طور پر کسی بھی شکل میں (خلاصہ، فوٹو کاپی یا آن لائن) شائع کرنا یا استعمال میں لانا ممنوع ہے۔

درسی کتاب مطالعہ پاکستان برائے جماعت نہم

مؤلفین

- صبا اقبال
- فرحین علی

ایڈیٹوریل بورڈ

- پروفیسر ڈاکٹر شاذیہ نعیم
- پروفیسر ڈاکٹر نعیم خالد

زیرِ نگرانی

ڈاکٹر مریم چغتائی

ڈائریکٹر، قومی نصاب کونسل وفاقی وزارتِ تعلیم و پیشہ ورانہ تربیت، اسلام آباد

داخلی نظر ثانی کمیٹی

- صائمہ پذیر
- محمد حسنین
- سعد بن فیاض
- کلثوم جاوید خواجہ
- نجمہ اشرف
- افشین نعیم
- شگفتہ نسیم
- محمد اسلم خان
- رضوانہ بی بی
- فیصل شہزاد رانجھا

قومی نظر ثانی کمیٹی

- بابر بشیر خان
- صفدر ولید
- ڈاکٹر عاشق حسن
- بی بی خاتمہ خانم
- سعید امجد علی
- حاجی محمد انور

ڈیسک آفیسر قومی نصاب کونسل

سہیل بن عزیز، زہرہ خوشحال

زیرِ انتظام

پروفیسر ڈاکٹر شاذیہ نعیم (سی ای او، کینٹب پبلشر، لاہور)

ڈائریکٹر پرنٹنگ

- حاجی فیض اللہ

ڈائریکٹر کوالٹی کنٹرول

- حاجی روح الامین

ڈیزائنر

- فہد خاور
- حافظ محمد ساجد

ایڈیشن: اوّل

وضاحت: کتاب میں موجود تمام تصاویر، پینٹنگز اور خاکے برائے عوامی مفاد محض تعلیمی اور تشہیری مقصد کے لیے ہیں۔

کینٹب پبلشر کی دیگر مطبوعات کی معلومات حاصل کرنے کے لیے آفیشل ویب سائٹ www.cantabpublisher.com ملاحظہ کریں۔

یا ہماری آفیشل ای۔ میل info@cantabpublisher.com پر رابطہ کریں۔

اپنی آرا دینے یا اغلاط کی نشان دہی کے لیے info@cantabpublisher.com اور textbooks@snc.gov.pk پر رابطہ کیجیے۔

cantabpublisher.com

پیش لفظ

آپ کے ہاتھ میں موجود کتاب قومی نصاب 2022-2023 کے عین مطابق تیار کی گئی ہے۔ یہ نصابی کتاب پاکستان کی بھرپور تاریخ، جغرافیہ، اور سماجی و اقتصادی پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ آئیں اس کتاب کے مطالعے سے پاکستان کی نظریاتی بنیاد، متنوع مناظر اور اس کی نقشہ سازی کو تشکیل دینے والی قدرتی خصوصیات سے مستفید ہوں۔

اس کتاب کا مطالعہ کر کے آپ پاکستان کی تخلیق اور جدوجہد کی نظریاتی بنیادوں کے بارے میں جانیں گے، اس تصور اور جدوجہد کو سمجھیں گے جس نے ایک الگ وطن کے حصول کو ممکن بنایا۔ آپ پاکستان کے جغرافیائی و طبعی خدوخال، قدرتی مناظر، بلند ترین چوٹیوں اور خوبصورت وادیوں کا ذکر پڑھیں گے۔ آپ پاکستان کے جغرافیائی مقام کی وجہ سے اس کی خطے میں تزویراتی اہمیت کا مطالعہ کریں گے۔ آپ جانیں گے کہ پاکستان خطے میں کس طرح ہمسایہ ممالک کے لیے اہمیت کا حامل ہے۔ آپ پاکستان کی آب و ہوا اور طرزِ زندگی اور معاشی سرگرمیوں پر اس کے اثرات کو دریافت کریں گے، پھر دریاؤں سے ڈیموں تک آبی او سائل میں پانی کا کردار دریافت کریں۔ مزید بر آں آبادیاتی نظام اور پھیلاؤ پاکستان کی متنوع آبادیاتی اور ثقافتی تنوع کا بتائے گا۔ "زرعی، روایتی اور نامیاتی شتکاری کی اہمیت کو سمجھیں گے۔ آخر میں، ذرائع نقل و حمل اور تجارت آپ کو نقل و حمل کے جال اور اقتصادی ترقی میں تجارت کے کردار کے بارے میں بتائے گی۔

طلبہ کے لیے یہ کتاب صرف سیکھنے کی حد تک ہی نہیں بلکہ سیکھے گئے علم کو روزمرہ زندگی میں عمل میں لانے کے لیے بنائی گئی ہے۔ ہر سبق سے متعلقہ مہارت آپ کو اس سبق کا اطلاق سکھائے گی۔ سیکھنے والوں کے لیے ڈیزائن کی گئی اس درسی کتاب کا مقصد سیکھنے کو آسان اور دلچسپ بناتا ہے۔

How to use this book

صلاحیت کا مقصد علم کا اطلاق ہے۔ طلبہ اور اساتذہ فراہم کردہ QR کوڈ کو اسکین کر کے ورک شیٹ تک رسائی حاصل کریں۔

علم کسی بھی مخصوص موضوع کے بارے میں معلومات ہے جس کا مقصد طلبہ کے تصورات کو واضح کرنے میں مدد کرنا ہے۔ طلبہ اور اساتذہ فراہم کردہ QR کوڈ کو اسکین کر سکتے ہیں، تاکہ متعلقہ موضوع تک رسائی حاصل کر سکیں۔

نقشے بصری طور پر زمین کا جغرافیائی محل وقوع، تاریخ، تبدیلیاں اور طبعی خصوصیات ظاہر کرتے ہیں۔ نقشوں کی مدد سے طلبہ زمین، اس کی خصوصیات اور ملک کی تزویراتی اہمیت کو بہتر انداز میں سمجھ سکیں گے۔

SLO based Model Video lecture

Salient Features

Comprehensive Learning
Engage students with videos, simulations, and practical worksheets.

Structured Lesson Plan
Well-organized with clear objectives, PPTs, and a question bank.

Engaging Multimedia
Visual appeal through PPTs and interactive simulations.

Assessment & Tracking
Diverse question bank and progress monitoring.

Adaptable & Accessible
Scalable and accessible, suitable for all learners.

[SLO: PS-09-B1-02]پڑوسی ممالک، سمندروں اور سمندروں سے اس کی قربت کے لحاظ سے محل وقوع کی اہمیت کا اندازہ لگائیں۔

Simulation

Power Point Presentation

علم

ورک شیٹ

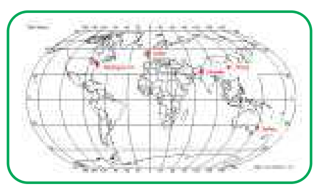

صلاحیت

اضافی سوالات

caltabpublisher.com

فہرست

باب ۱	پاکستان کی نظریاتی اساس، جدوجہد اور پاکستان کا قیام	01
1.1	نظریہ	03
1.2	نظریہ پاکستان	03
1.3	دو قومی نظریہ	05
1.4	تقسیم سے پہلے مسلمانوں کو درپیش مسائل	06
1.5	سرسید احمد خان اور دو قومی نظریہ	07
1.6	دو قومی نظریہ پر قائداعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ اور علامہ اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی آراء	08
1.7	سیاسی رہنما اور اُن کا کردار	11
1.8	برطانوی راج اور اس کے اثرات	13
1.9	جنگ آزادی 1857	15
1.10	تحریک پاکستان میں سرسید احمد خان کا کردار	16
1.11	سیاسی پیش رفت کا تجزیہ (1947-1906)	18
1.12	اہم آئینی پیش رفت کا ادواری خاکہ	22
	مشق	23

باب ۲	پاکستان کی زمین	25
2.1	دنیا کے نقشے پر پاکستان کا محل وقوع	26
2.2	پاکستان کی تزویراتی اہمیت	29
2.3–2.4	محل وقوع اور طبعی خدوخال کے لحاظ کے پاکستان کے مختلف شہروں کی اہمیت	35
	مشق	38

باب ۳	پاکستان کے قدرتی و طبعی خدوخال	40
3.1	پاکستان کے طبعی خدوخال	42
3.2	مختلف طبعی خدوخال کے مابین فرق	61
3.3	انسانی سرگرمیوں پر طبعی ماحول کا اثر	63
	مشق	65

باب ۴	پاکستان کی آب وہوا	67
4.1	پاکستان کی آب وہوا	69
4.2	پاکستان کے مختلف جغرافیائی خطوں میں عرض بلد اور طول بلد کے اثرات	76
4.3–4.4	شدید موسمی حالات	78
4.5	پاکستان کی آب وہوا کے خطے	83
	مشق	90

cantabpublisher.com

باب ۵ / پانی کے ذرائع 92

5.1 پاکستان کے آبی وسائل 93
5.2 سطح زمین اور زیر زمین آبی وسائل کے بہاؤ اور معیار میں موسمی اتار چڑھاؤ 97
5.3 پاکستان کا آبپاشی کا نظام 99
5.4 پاکستان کا نہری نظام 102
5.5 پاکستان کے ڈیم 104
5.6 انتظامی نظام برائے آب 106
مشق 109

باب ۶ / آبادیاتی نظام اور پھیلاؤ 111

6.1 آبادی اور آبادی کی کثافت 113
6.2 آبادی میں تعمیراتی رجحان کا ماڈل اور پاکستان کی آبادی کے رجحانات پر اس کا اطلاق 114
6.3 ادواری تقسیم (اہرام) اور اِس کی اہمیت 117
6.4 آبادی میں اضافے کی وجوہات اور اثرات 119
6.5 پاکستان کی آبادی میں تیزی سے اضافے کے سماجی و اقتصادی اثرات 120
6.6 نقل مکانی اور اس کے اسباب 123
6.7 آبادی کی غیر مساوی تقسیم 125
6.8 آبادی کی کثافتوں کی درجہ بندی 126
مشق 128

باب ۷ / زراعت اور نامیاتی (قدرتی) کاشتکاری 130

7.1 زراعت اور اس کی اقسام 132
7.2 زراعت: ایک مکمل نظام 133
7.3 ادواری تقسیم (اہرام) اور اِس کی اہمیت 134
7.4 جینیاتی طور پر تبدیل شدہ فصلیں 137
7.5 1960 کی دہائی سے خوراک کی پیداوار کی سرگرمیوں میں اضافہ 139
7.6 پاکستان میں خوراک کی پیداوار کو متاثر کرنے والے عوامل 140
7.7 علاقائی خوراک کی پیداوار کے محرکات 143
7.8 روزگار پیدا کرنے میں زراعت کا کردار 144
7.9 زرعی مسائل: سیم اور تھور 147
مشق 148

باب ۸ / ذرائع نقل و حمل اور تجارت 150

8.1 ذرائع نقل و حمل اور ان کے اثرات 153
8.2 سڑک، ریلوے اور ہوائی نقل و حمل کے نظام کے فوائد اور نقصانات 154
8.3 زمینی نقل و حمل اور سڑکوں کا جال 155
8.4 پاکستان کے تجارتی راستے اور ان کے ملک کی عالمی تجارت اور ترقی پر ان کے اثرات 159
8.5 ترقی پذیر ممالک میں تجارت کی ترقی کے لیے اندرونی مسائل 161
مشق 164

cantabpublisher.com

1 پاکستان کی نظریاتی اساس، جدوجہد اور پاکستان کا قیام

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:۔

- تاریخی شواہد اور علمی تجزیہ کا استعمال کرتے ہوئے نظریہ پاکستان کی بنیاد کو اسلام کی بنیادی اقدار اور ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی اور سماجی محرومیوں سے جوڑ سکیں۔
- قائداعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ اور علامہ اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے بیانات کے حوالے سے نظریہ پاکستان، بشمول ایک مسلم ریاست کے لیے ان کی بصیرت اور پاکستان کی شناخت اور حکومت میں اسلام کے کردار کا اندازہ لگا سکیں۔
- برصغیر پاک و ہند میں زندگی کے مختلف پہلوؤں پر برطانوی آبادکاری اور اس کے اثرات کی تعریف کر سکیں۔
- ایک مصلح کے طور پر سر سید احمد خان کے نمایاں کردار کو تسلیم کر سکیں جن کی کوششوں، مغربی دنیا سے روابط اور علی گڑھ تحریک کے قیام نے تحریک پاکستان کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔
- 1906-1920 کے درمیان اہم سیاسی پیش رفت کا تجزیہ کر سکیں (شملہ وفد سے تحریک خلافت تک)
- 1920-1939 (تحریک خلافت سے یوم نجات تک) کے درمیان اہم سیاسی پیش رفت کا تجزیہ کر سکیں۔
- 1940 سے 1947 کے دوران ہونے والی سیاسی پیشرفت کا جائزہ لے سکیں۔
- پاکستان کی تشکیل میں خواتین اور اقلیتوں سمیت سیاسی رہنماؤں (قائداعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ، فاطمہ جناح اور ایس پی سنگھا) کے کردار پر تبادلہ خیال کر سکیں۔

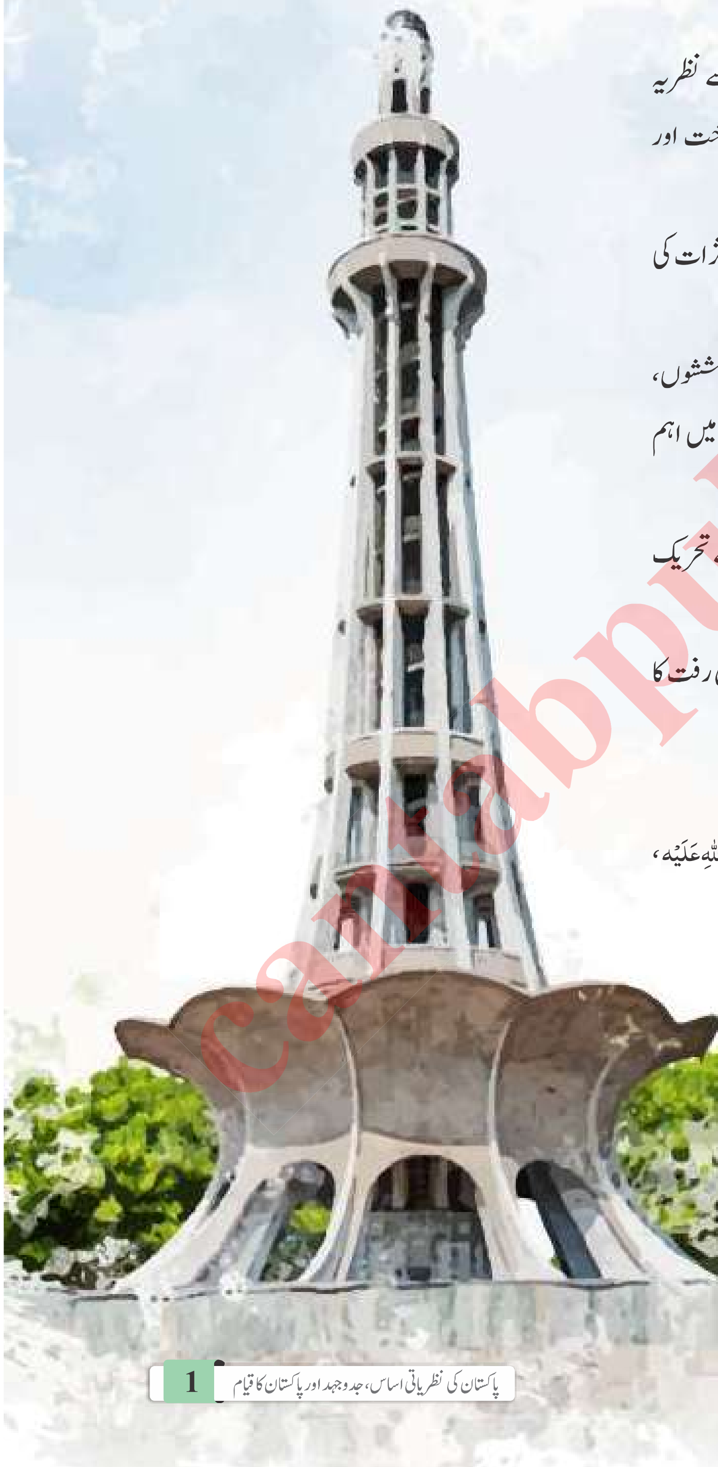

caitabpublisher.com

حاصلات تعلم کو مزید علم اور صلاحیت میں درجہ بند کیا گیا ہے:

علم

- اصطلاح" نظریہ "کی تعریف بیان کر سکیں۔
- نظریہ پاکستان کے اہم ذرائع کی شناخت کر کے ایک فہرست بنا سکیں۔
- نظریہ پاکستان کی بنیاد کو خصوصی طور پر اسلام کی بنیادی اقدار اور ہندوستان میں مسلمانوں کی معاشی پسماندگی کے حوالے سے بیان کر سکیں۔
- دو قومی نظریہ کا تصور۔
- دو قومی نظریہ کی اہم خصوصیات بیان کر سکیں۔
- تبصرہ کر سکیں دو قومی نظریہ برصغیر کے مسلمانوں کے لیے اہم تھا۔
- سر سید احمد خان اور دو قومی نظریہ۔
- تقسیم سے قبل برصغیر کے مسلمانوں کو درپیش ان مسائل کی وضاحت کر سکیں جو دو قومی نظریہ پیش کرنے کی وجہ بنے۔
- دو قومی نظریہ کے بارے میں قائد اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اور علامہ محمد اقبال رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی رائے کو سمجھ سکیں۔
- 1857 کی جنگ آزادی کے اسباب اور اثرات کے بارے میں جان سکیں۔
- علی گڑھ تحریک میں سر سید احمد خان کی خدمات بیان کر سکیں نیز ان خدمات کے علی گڑھ تحریک پر اثرات بیان کر سکیں۔
- 1858 سے 1935 تک آئینی ترقی اور سیاسی جماعتیں۔
- ہندو مسلم اتحاد کے سفر اور معاہدہ لکھنو پر بحث کر سکیں۔
- جدوجہد آزادی پر تحریک خلافت کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- سائمن کمیشن اور اس کے نتائج۔
- تحریک پاکستان 1940 تا 1947

صلاحیتیں

- دو قومی نظریہ پیش کرنے میں علامہ محمد اقبال رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے کردار پر تبصرہ کر سکیں۔
- قائد اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی دو قومی نظریہ کی حمایت کا جواز پیش کر سکیں۔
- 1857 کی جنگ آزادی کی بنیادی وجوہات کی نشاندہی کر سکیں۔
- 1857 کی جنگ آزادی کے اہم اور بنیادی اسباب کا تجزیہ کر سکیں اور خصوصی طور پر مسلمانوں پر اس کے اثرات بیان کر سکیں۔
- برصغیر کے مسلمانوں پر جنگ کے اثرات کا جائزہ لے سکیں۔
- سر سید احمد خان کی زندگی کے اہم واقعات بیان کرنے کے لیے ادواری خاکہ بنا سکیں۔
- سماجی، سیاسی اور تعلیمی مصلح کے طور پر سر سید احمد خان کے کردار پر تبصرہ کر سکیں۔
- سر سید احمد خان کی خدمات اور مسلمانوں پر اس کے اثرات کا تنقیدی جائزہ لے سکیں۔
- انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے سر سید احمد خان کی کوششوں پر بحث کر سکیں۔
- علی گڑھ تحریک کے مقاصد پر بحث کر سکیں۔
- کچھ مورخین کا کہنا ہے کہ 'محمڈن اینگلو اورینٹل کالج' وہ ادارہ تھا جس نے قیام پاکستان میں سب سے اہم کردار ادا کیا، بحث کر سکیں۔
- برطانوی ہندوستان میں 1858 سے 1935 تک کی آئینی ترقی اور سیاسی جماعتوں کی ترقی کو دکھانے کے لیے ادواری خاکہ بنا سکیں۔
- تحریک خلافت کے عروج کے اسباب کی نشاندہی کر سکیں۔
- تحریک خلافت کے قیام سے اختتام تک کے واقعات کو دکھانے کے لیے ادواری خاکہ بنا سکیں۔
- 1940 سے 1947 کے دوران ہونے والی سیاسی پیش رفت کا جائزہ لے سکیں۔
- پاکستان کی تشکیل میں خواتین اور اقلیتوں سمیت سیاسی راہنماؤں کے کردار پر تبادلہ خیال کر سکیں۔ (قائد اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ، فاطمہ جناح اور ایس پی سنگھا)۔
- ہندو مسلم اتحاد کے دور پر بحث کر سکیں۔
- 1927 میں سائمن کمیشن سے لے کر 1937 میں کانگریس کے انتخابات تک برصغیر میں سیاسی ترقی کی عکاسی کرنے کے لیے ادواری خاکہ بنا سکیں۔ (خاص طور پر نہرو رپورٹ، گول میز کانفرنس، علامہ اقبال رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا خطبہ الہ آباد (1930)، کمیونل ایوارڈ، رحمت علی کے (ابھی یا کبھی نہیں) تصور اور حکومت کی انڈیا ایکٹ
- 1935-1940-47 کی سیاسی ترقی کی عکاسی کرنے کے لیے ادواری خاکہ بنا سکیں۔ (قرارداد لاہور، کرپس پروپوزل، شملہ کانفرنس، 1946 کے انتخابات، کیبنٹ مشن پلان، عبوری حکومت، 3 جون پلان اور آزادی ایکٹ)
- پاکستان کی تشکیل میں ممتاز مسلم رہنماؤں کے کردار پر تبادلہ خیال کر سکیں۔

cantabpublisher.com

علم 1.1 نظریہ

لغت کے مفہوم کے مطابق وہ مسئلہ جس میں نظر و فکر سے کام لیا جائے، نظریہ کہلاتا ہے نظریہ انسانی خیالات و افکار کا مجموعہ ہوتا ہے۔ ہر انسان کی زندگی کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ اس مقصد کے بغیر انسان کی زندگی بے معنی ہو جاتی ہے۔ جب کوئی خاص مقصد بہت سارے لوگوں کی زندگی کا مشترکہ نصب العین بن جائے تو وہ اُن کا نظریہ حیات کہلاتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی سیاسی، تمدنی یا ثقافتی تحریک کے فکری تصور کو بھی نظریہ کہا جاتا ہے۔ مختلف علماء اور مفکرین نے نظریے کی مختلف تعریفیں اور نقطہ نظر بیان کیے ہیں۔ مختلف اسکالرز کے نزدیک نظریہ سے مراد ہے:

ڈاکٹر جارج براس کے الفاظ میں:

عام زندگی کا ضابطہ یا کوئی ایسا پروگرام جس کی بنیاد فلسفہ یا فکر پر استوار ہو، نظریہ کہلاتا ہے۔

انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا کے مطابق:

کسی خاص نظام فکر کی روشنی میں سیاسی مسائل کا ایسا تجزیہ ہے جس میں عمل کی سمت متعین ہو۔

کارل مارکس اور فرائیڈرِچ اینگلز کے مطابق:

"حکمران طبقے کے نظریات ہر دور میں غالب نظریات ہوتے ہیں؛ یعنی وہ طبقہ جو معاشرے کی حکمران مادی قوت ہے، ساتھ ہی ساتھ اس کی غالب فکری قوت بھی ہوگا۔"

انٹونیو گرامسکی:

" نظریہ عقائد اور اقدار کا ایک ایسا نظام ہے جو کسی خاص سماجی گروہ کے مفادات اور عالمی نظریات کا جواز پیش کرتا ہے اور موجودہ سماجی نظام کو برقرار رکھنے میں مدد کرتا ہے۔"

علم 1.2 نظریہ پاکستان

نظریہ پاکستان سے مراد ہے کہ برصغیر کے مسلمان اسلامی اصولوں کی بنیاد پر ایک الگ قوم ہیں۔ یہ نظریہ بنیادی طور پر اسلامی اقدار میں پیوست ہے۔

تاریخ کے سابق پروفیسر سید علی عباس کے مطابق:

" نظریہ پاکستان اور نظریہ اسلام کا ایک ہی مطلب ہے۔ دراصل نظریہ پاکستان ہی اسلام کی تعلیمات کی عملی شکل ہے۔"

سرگرمی

طلبہ سے ان کے ذاتی نظریات پر مبنی ایک مختصر مضمون لکھنے کو کہیں۔ انہیں ان اقدار، عقائد اور اصولوں پر غور کرنے کی ترغیب دیں جو ان کے نقطہ نظر کو تشکیل دیتے ہیں۔

سرگرمی

نظریہ پاکستان کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے قابل ذکر پاکستانی ماہرین عمرانیات اور مورخین جیسے حمزہ الوی، کے۔کے عزیز اور عائشہ جلال کی کتب کا مطالعہ کریں۔

ہدایت برائے اساتذہ

کمرہ جماعت میں بورڈ کے درمیان میں ادواری خاکہ بنائیں اور درجہ بہ درجہ تاریخی واقعات کو شامل کرتے رہیں۔ طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ ذیلی عنوانات کا احاطہ کرتے ہوئے اس بورڈ پر معلومات میں اضافہ کریں۔

cantabpublisher.com

ڈاکٹر اسلم سید نے نظریہ پاکستان کی تعریف یوں کی ہے کہ

"نظریہ پاکستان انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کو اسلام کے مطابق ڈھالنے اور متضاد نظریات سے بچانے کا نام ہے۔"

نظریہ پاکستان کے ماخذ

نظریہ پاکستان مختلف ذرائع سے اخذ کیا گیا ہے جو کہ اس کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ نظریہ پاکستان کے اہم ذرائع میں شامل ہیں:

1۔ عقیدہ اسلام

نظریہ پاکستان کا بنیادی ماخذ عقیدہ اسلام ہے۔ مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ وطن بنانے کی خواہش، جہاں وہ اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کر سکیں اور اپنی ثقافتی اور مذہبی شناخت کو محفوظ رکھ سکیں، نظریہ پاکستان کا بنیادی محرک تھا۔

2۔ دو قومی نظریہ

دو قومی نظریہ، جسے سر سید احمد خاں اور محمد علی جناح رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ جیسے ممتاز لیڈروں نے پیش کیا تھا، اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمان اور ہندو مختلف رسومات، ثقافت اور عقائد کے ساتھ الگ الگ قومیں ہیں۔ اس نظریہ نے پاکستان کی تخلیق کے لیے ایک کلیدی نظریاتی بنیاد کا کام کیا۔

3۔ جمہوری اصول

مغربی جمہوری اصولوں سے اخذ کردہ مساوات، نمائندگی اور قانون کی حکمرانی اور جمہوری اقدار نظریہ پاکستان کا ایک اور ذریعہ ہیں۔ ان اقدار کو ملک کے بنیادی دستاویزات میں بھی شامل کیا گیا ہے۔

4۔ معاشی محرومی

ہندوستان میں مسلمانوں میں معاشی تفاوت اور محرومی ایک اہم مسئلہ تھا۔ نظریہ پاکستان کا مقصد اپنے شہریوں کے لیے معاشی خوشحالی اور سماجی انصاف کے لیے کوشش کرتے ہوئے اس مسئلے کو حل کرنا تھا۔ اس کا بنیادی جواز یہ تھا کہ ایک علیحدہ مسلم ریاست کے قیام سے مسلمانوں کی معاشی حالت بہتر ہو سکتی ہے اور وہ اعلیٰ معیار زندگی اور سماجی مساوات حاصل کر سکتے ہیں۔

سرگرمی

جماعت میں سرگرمی کا انعقاد کریں۔ ہر طالب علم سے کہیں کہ وہ ایک یا دو جملوں میں بتائے کہ مسلمانوں کے لیے الگ وطن کیوں ضروری تھا؟

مزید برآں طلبہ سے کہیں کہ موجودہ دور میں جن ملکوں میں مسلمان اکثریت میں ہونے کے باوجود مسائل کا شکار ہیں تو اُن کے نزدیک اس کی بنیادی وجہ کیا ہے؟

تحقیق و تجزیہ

طلبہ مسلمانوں کی اقدار اور رسم و رواج کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تحقیق کریں کہ کِس طرح آج کے دور میں بھی مختلف غیر مسلم معاشروں سے تعلق رکھنے والی رسومات و اقدار پاکستانی معاشرے کا حصہ بن گئی ہیں اور پاکستانی معاشرے کی ساخت کو متاثر کر رہی ہیں۔ معلومات کے ساتھ ساتھ طلبہ اِن مسائل کے حل بھی اپنی رپورٹ میں تجویز کریں۔

ہدایت برائے اساتذہ

نظریہ پاکستان: مذہبی، معاشرتی اور معاشی مسائل" کے موضوع پر ایک مباحثے کا اہتمام کریں۔ طلبہ کو مختلف گروہوں کی صورت اپنے نقطہ نظر کی نمائندگی کرنے پر ابھاریں۔

cantabpublisher.com

5۔ مشترکہ رسم و رواج

ہر ایک دور میں نظریات کی تشکیل میں مشترکہ رسم و رواج کا بڑا عمل دخل رہا ہے۔ مشترکہ رسم و رواج کی وجہ سے لوگوں میں ثقافتی اور فکری اعتبار سے نظریاتی ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ اکتوبر 1947 میں قائد اعظم نے فوجی افسروں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا؛

"ہمارا مقصد ایسی ریاست بنانا تھا جہاں ہم آزادی سے رہ سکیں، ہماری ثقافت اور تہذیب پروان چڑھے اور جہاں اسلامی تصور کے مطابق معاشرتی انصاف پروان چڑھ سکے۔"

6۔ بنیادی انسانی حقوق کا احترام

نظریہ پاکستان میں تمام شہریوں کے بنیادی انسانی حقوق کا احترام اور ان کی پاسداری کا عزم شامل ہے۔ نظریہ پاکستان اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ان تمام شہریوں کے وقار اور آزادی کا حق قانون کے تحت محفوظ رہے۔

علم 1.3 دو قومی نظریہ

دو قومی نظریہ ایک ایسا مکمل نظریہ ہے جس نے قیام پاکستان کی بنیاد رکھی۔ اس نظریے کے مطابق مسلمان اور ہندو محض مختلف مذاہب کے پیروکار نہیں ہیں بلکہ دو الگ الگ قومیں ہیں جن کی اپنی منفرد ثقافت، رسوم و رواج اور شناخت ہے۔ اس نظریہ نے قیام پاکستان کے لیے سنگ بنیاد کا کام کیا۔ دو قومی نظریہ کو اسلامی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو یہ ایک منفرد سوچ پیش کرتا ہے۔ دو قومی نظریہ چودہ سو سال پہلے ریاست مدینہ کی صورت وجود میں آیا جب پہلی ریاست مذہب کی بنیاد پر قائم کی گئی اور پاکستان مذہبی بنیاد پر بننے والی دوسری ریاست ہے۔

دو قومی نظریہ کی اہم خصوصیات

1۔ الگ قومی شناخت

دو قومی نظریے کے مطابق مسلمان اور ہندو الگ الگ قومی شناخت رکھتے ہیں۔ مسلمان اپنے مذہبی اور ثقافتی ورثے کی بنیاد پر ایک الگ قوم ہیں۔

2۔ ثقافتی اور مذہبی فرق

دو قومی نظریہ نے دونوں قوموں کے درمیان اہم ثقافتی اور مذہبی تفاوت کے وجود پر زور دیا، جنہیں متحدہ ہندوستان کے اندر بقائے باہمی کی راہ میں ناقابل حل رکاوٹ سمجھا جاتا تھا۔

سرگرمی

دو قومی نظریہ پر بحث و مباحثے کا اہتمام کریں۔ طلبہ کو دو گروہوں میں تقسیم کریں، ایک نظریہ کی حمایت کرنے والا اور دوسرا نظریہ پیش کرنے والے عظیم رہنماؤں پر معلومات اکٹھی کریں۔ طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنے دلائل کو مضبوط بنانے کے لیے دو قومی نظریہ سے متعلق تاریخی واقعات اور فلسفیانہ تناظر پر تحقیق کریں۔

سرگرمی

طلبہ کو قائد اعظم محمد علی جناح رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور علامہ محمد اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کردار تفویض کریں۔ ان کے بارے میں تحقیق کریں اور دو قومی نظریہ پر ان اہم شخصیات کی رائے کا اظہار کرتے ہوئے مختصر تقاریر یا مکالمے تیار کریں۔ ایک رول پلے سیشن کا انعقاد کریں جہاں طلبہ تاریخی نقطہ نظر کو فروغ دیتے ہوئے اپنے نقطہ نظر کو پیش کریں۔

ہدایت برائے اساتذہ

سبق موثر بنانے کے لیے طلبہ سے کہیں کہ ہر طالب علم "پاکستان کا بننا کیوں ضروری تھا" سوال کا مختصر جواب دے۔ طلبہ اپنی سوچ اور تجربے کے مطابق جواب دیں۔

cantabpublisher.com

3۔ علیحدہ مسلم ریاست کا مطالبہ

دو قومی نظریہ میں ایک علیحدہ سیاسی وجود (مسلم مملکت) کے قیام کی دلیل دی گئی ہے جہاں مسلمان اپنے حقوق کا استعمال کر سکیں اور ہندو اکثریت کے غلبے کے خوف کے بغیر اپنی ثقافتی اور مذہبی اقدار کی حفاظت کر سکیں۔

4۔ مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ

اس نظریہ نے متحدہ ہندوستان کے اندر مسلم حقوق کے تحفظ پر سخت زور دیا۔

علم 1.4 تقسیم سے پہلے مسلمانوں کو درپیش مسائل

تقسیمِ ہند سے پہلے مسلمانوں کو کئی اہم مسائل کا سامنا کرنا پڑا:

سیاسی پسماندگی

مسلمانوں کی اکثریت نے خود کو سیاسی طور پر پسماندہ پایا، وہ بہت سے صوبوں اور علاقوں میں اقلیت میں تھے، جس کی وجہ سے اُنھیں مکمل طور پر اپنے سیاسی حقوق حاصل نہ تھے۔

اقتصادی تفاوت

مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان معاشی تفاوت موجود تھا۔ مسلمانوں کو معاشی محرومیوں اور روزگار سے منسلک درجِ ذیل مسائل کا سامنا تھا:

- اہلیت رکھنے کے باوجود مسلمانوں کو ملازمت کے مواقع سے مسلسل انکار کیا گیا، جب کہ ہندوؤں کو اکثر معیار پر پورا اترے بغیر بھی تعینات کیا گیا۔ اس امتیازی عمل نے مسلمانوں کے روزگار کے امکانات کو نمایاں طور پر متاثر کیا۔
- برطانوی دورِ حکومت میں مسلمانوں کو جائیداد سے محرومی کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے اثاثے ضبط کر لیے گئے، اور انھیں ان کی زمینوں سے زبردستی بے دخل کر دیا گیا، جو کہ پھر ہندوؤں کو الاٹ کر دی گئیں۔ مسلم زمینداروں کو ان کی اپنی جائیدادوں پر کرایہ دار بنا دیا گیا، جس سے ان کی معاشی پریشانیوں میں اضافہ ہوا۔
- ملازمت اور جائیداد سے محرومی کے علاوہ، انگریزوں نے امتیازی پالیسیاں نافذ کیں جس سے مسلمانوں کے کاروبار شدید متاثر ہوئے۔ جہاں ہندوؤں کو ترجیحی سلوک اور حمایت حاصل ہوئی، مسلمانوں کو سخت ضابطوں کا سامنا کرنا پڑا، جس کے نتیجے

سرگرمی

گزشتہ جماعت میں آپ نے مسلمانوں کو تقسیم سے پہلے درپیش مسائل کے متعلق تفصیل سے پڑھا ہے۔ اپنے علم کو دہراتے ہوئے مسلمانوں کو درپیش مسائل پر سیر حاصل گفتگو کریں اور ہر پہلو کا تفصیلی جائزہ لیں۔

تحقیق و تجزیہ

مسلمانوں کو درپیش معاشی مسائل کے متعلق آپ نے پڑھا ہے۔ طلبہ گروہی صورت میں انٹرنیٹ کی مدد سے ہر ایک معاشی مسلئے مدِ نظر رکھتے ہوئے اِن مسائل کی موجودہ صورتِ حال تلاش کریں۔ تحقیق کریں کہ کس طرح اِن مسائل کو حل کیا گیا اور اِن کا حل ہونا مسلمانوں کے لیے کیوں ضروری تھا؟ حاصل کردہ معلومات پریزنٹیشن کی صورت جماعت میں پیش کریں۔

سرگرمی

دو گروہ بنائیں۔ ایک گروہ کو ہندو اور دوسرے گروہ کو مسلمانوں کا کردار تفویض کریں۔ مسلمانوں کے لیے ہندوؤں کی طرف سے پیدا کردہ مسائل کی عکاسی کرتے ہوئے رول پلے کی تیاری کی جاسکتی ہے۔ کچھ طلبہ لیڈر بن سکتے ہیں اور دو قومی نظریہ پیش کر سکتے ہیں۔

cantabpublisher.com

میں مسلمان تاجروں کو کافی معاشی نقصان پہنچا۔ نتیجتاً ہندو تاجروں نے مسلمانوں کے معاشی مفادات کو مزید پسماندہ کرتے ہوئے مختلف شعبوں میں تسلط قائم کیا۔

- برطانیہ میں صنعتی انقلاب نے مسلمانوں کی معاشی جدوجہد کو اور بڑھا دیا۔ برطانوی مصنوعات، معیار میں اعلیٰ اور مقامی متبادلات سے سستی، تھیں، جس سے گھریلو صنعتیں تباہ ہو گئیں۔ اس معاشی اتھل پتھل نے مسلمانوں کو معاشی طور پر کمزور کر دیا، کیونکہ وہ جدید ٹیکنالوجی اور صنعتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے تھے۔ مزید برآں، ہندوستان میں برطانوی سامان کی درآمد نے ہندوستانی مصنوعات کی مانگ کو مزید دبا دیا، جس سے لاکھوں مسلمان مزدوروں پر منفی اثر پڑا۔

ثقافتی اور مذہبی فرق

مسلمانوں اور ہندوؤں کے الگ الگ ثقافتی اور مذہبی طریقوں نے متحدہ ہندوستان میں ثقافتی اور مذہبی حقوق کے تحفظ کے بارے میں خدشات کو جنم دیا۔

علم 1.5 سر سید احمد خان اور دو قومی نظریہ

انیسویں صدی میں ایک مشہور عالم اور مصلح سر سید احمد خان کو دو قومی نظریہ کے علمبرداروں میں سے ایک کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اگرچہ اس نے واضح طور پر ایک علیحدہ مسلم ریاست کے قیام کی وکالت نہیں کی، لیکن اس کے نظریات نے اس نظریے کی بنیاد رکھی۔ سر سید کا خیال تھا کہ مسلمان اور ہندو مختلف رسوم و رواج کے ساتھ الگ الگ قومیں ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کے ثقافتی اور سیاسی مفادات کے تحفظ کے لیے جدید تعلیم اور اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا۔ اردو ہندی تنازعہ کے دوران، انھوں نے دو قوموں کے تصور پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مسلمان اپنی الگ ثقافت اور تہذیب کے مالک ہیں۔ بنارس کے گورنر مسٹر شیکسپیئر سے گفتگو کے دوران سر سید نے اپنا نقطہ نظر بیان کیا اور دو قومی نظریہ کی وضاحت اس طرح کی:

ہندی اردو تنازعہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان علیحدگی کا آغاز ہے جو آہستہ آہستہ بڑھے گا اور ایک دن آئے گا جب دونوں قومیں تقسیم کے بعد ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گی۔

سرگرمی

طلبہ کو سر سید احمد خان کی زندگی کے اہم واقعات کی فہرست فراہم کریں، جیسے تحریک علی گڑھ کی بنیاد، ان کی تعلیمی اصلاحات اور مغربی دنیا کے ساتھ ان کا تعامل۔ طلبہ ان واقعات کو ادواری خاکہ کی صورت ترتیب دیں اور جماعت میں پیش کریں۔

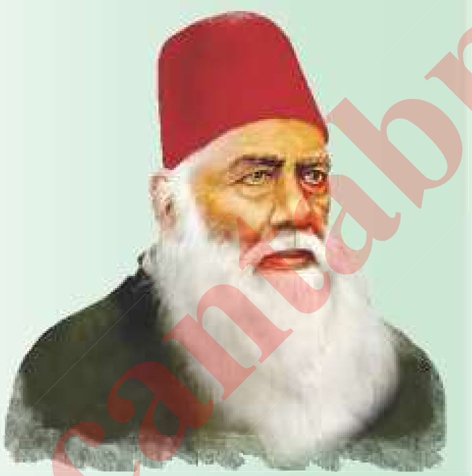

سر سید احمد خان

canadbpublisher.com

علم 1.6 دو قومی نظریہ پر قائد اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ اور علامہ اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی آراء

قیام پاکستان میں جن ہستیوں نے اہم کردار ادا کیا ان میں شاعر مشرق علامہ محمد اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ اور بابائے قوم قائد اعظم محمد علی جناح رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے نام سر فہرست ہیں۔ ان دو عظیم رہنماؤں نے مختلف مواقع پر نظریہ پاکستان کی بہترین وضاحت کی۔ علامہ محمد اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے لیے ایک الگ مسلم ریاست کا تصور پیش کیا جب کہ قائد اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے اس تصور کو عملی جامہ پہنانے میں مسلمانوں کی رہنمائی کی اور بالآخر 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرض وجود میں آگیا۔

قائد اعظم محمد علی جناح رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ قرار دادِ لاہور کے اجلاس میں

قائد اعظم محمد علی جناح رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ

قائد اعظم محمد علی جناح رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ 25 دسمبر 1876ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد پونجا جناح ایک تاجر تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کراچی اور بمبئی میں حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان تشریف لے گئے اور وہاں سے بار ایٹ لا کی ڈگری حاصل کی۔ واپسی پر پہلے کراچی اور بعد میں بمبئی (ممبئی) میں قانون کی پریکٹس شروع کی۔ آپ نے جلد ہی ایک ممتاز اور ماہر قانون کی حیثیت سے شہرت حاصل کر لی۔ انگریزوں سے آزادی کے لیے 1906ء میں انڈین نیشنل کانگریس اور 1913ء میں آل انڈیا مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔ ابتداء میں آپ ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے مگر جب آپ پر ہندوؤں کے اصل عزائم آشکار ہوئے تو آپ نے اپنی آئندہ زندگی مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے وقف کر دی اور مسلمانوں کو ہندوؤں کے غلبے سے بچانے کے لئے دو قومی نظریئے کو بنیاد بنا کر ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے ایک الگ ریاست کے حصول کی خاطر جدوجہد شروع کر دی۔

قائد اعظم محمد علی جناح رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ

لاہور (1940ء) کے موقع پر مسلم قومیت کی تعریف کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

"قومیت کی ہر تعریف کی رو سے مسلمان ایک قوم ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کا اپنا ایک الگ وطن ہو، اپنا علاقہ ہو، اپنی ریاست اور اپنی آزادی اور خود مختار مملکت ہو۔"

پھر آپ نے فرمایا:

"بین الاقوامی قانون کی کسی بھی تعریف کے لحاظ سے مسلمان ایک قوم ہیں۔"

قائد اعظم محمد علی جناح رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ الگ مسلم ریاست کے لئے آزادی، رواداری اور مساوات جیسی اسلامی جمہوری اقدار پر یقین رکھتے تھے۔ لندن کے اخبار ٹائم اینڈ ٹائڈ کو انٹرویو

ہدایت برائے اساتذہ

قائد اعظم کی زندگی اور جدوجہد کی عکاسی کرنے والی دستاویزی فلم دکھائیں اور اس کے بعد ان کے قائدانہ انداز، قربانیوں اور پاکستان کی تخلیق میں شراکت پر بحث کریں۔

cantabpublisher.com

دیتے ہوئے 19 جنوری 1940ء کو آپ نے فرمایا: ”ہندوستان کے حالات مغربی جمہوریت کے لیے ساز گار نہیں۔

14 فروری 1948ء کو سبی دربار کے موقع پر آپ نے فرمایا ”ہمیں چاہیے کہ ہم جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں۔“

قائداعظم محمد علی جناح رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ خالص اصلاحی اقدار کے تحت ایک ایسی ریاست چاہتے تھے جس میں رہنے والے اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔ 19 مارچ 1944ء کو لاہور میں مسلم سٹوڈنٹ فیڈریشن سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

”اسلام ہمارا رہنما ہے اور ہماری زندگی کا مکمل ضابطہ ہے۔ ہمیں کسی سرخ یا پیلے پرچم کی ضرورت نہیں اور نہ ہی سوشلزم، کمیونزم یا کسی دوسرے ازم کی ضرورت ہے۔“

قائداعظم محمد علی جناح رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ آئین پاکستان کو اسلامی بنیادوں پر استوار دیکھنا چاہتے تھے۔ 25 جنوری 1948ء کو کراچی بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

”کون کہتا ہے کہ پاکستان کے آئین کی بنیاد شریعت اسلامی پر نہیں ہوگی۔ جو لوگ ایسا کہتے ہیں وہ جھوٹے ہیں، ہماری زندگی میں آج بھی اسلامی اصولوں پر اسی طرح سے عمل ہوتا ہے جس طرح تیرہ سو سال پہلے ہوتا تھا۔“

قائداعظم محمد علی جناح رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ مسلمانوں کی علاقائی تفریق کے سخت مخالف تھے۔

21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

”میں چاہتا ہوں کہ آپ بنگالی، پنجابی، سندھی، بلوچی اور پٹھان وغیرہ کی اصطلاحات میں بات نہ کریں۔ یہ کہنے میں آخر فائدہ کیا ہے کہ ہم بنگالی ہیں، ہم پنجابی ہیں، ہم سندھی ہیں، ہم پٹھان ہیں، ہم تو بس مسلمان ہیں۔“

صلاحیت 1.1 دو قومی نظریہ کے لیے قائداعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی حمایت کا جواز پیش کریں۔

- طلبہ کو گروہوں میں تقسیم کریں (3-5 طلبہ فی گروہ)۔
- دو قومی نظریہ کے لیے قائداعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی حمایت پر مبنی کتب وسائل کی فہرست گروہوں میں تقسیم کریں۔
- گروہوں کو ہدایت دیں کہ وہ مواد کا جائزہ لیں اور دو قومی نظریہ کی حمایت کے لیے جناح کی پیش کردہ اہم وجوہات اور دلائل کو نوٹ کریں۔
- قائداعظم محمد علی جناح رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے دو قومی نظریہ کی حمایت کیوں کی اس کے بارے میں ہر گروہ کو بحث میں مشغول ہونے کی اجازت دیں۔
- ہر گروہ اپنے بحث کے نکات کا خلاصہ کرنے کے لیے ایک ترجمان کا انتخاب کرے گا اور پورے گروہ کے سامنے قائداعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی دو قومی نظریہ کی حمایت کے اہم جواز پیش کرے گا۔

cantabpublisher.com

علامہ محمد اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ

علامہ محمد اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام شیخ نور محمد تھا۔ آپ نے عربی اور فارسی کی تعلیم مولوی میر حسن سے حاصل کی۔ مرے کالج سیالکوٹ سے ایف اے اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ آپ نے ایم اے فلسفہ میں کیا ہے۔ آپ نے انگلستان سے بار ایٹ لاء اور جرمنی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ علامہ محمد اقبالؒ ایک فلسفی شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک عملی سیاست دان بھی تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا آبائی وطن کشمیر تھا۔ آپ نے برصغیر میں علیحدہ مسلم قومیت کا تصور نہایت مثبت انداز میں پیش کیا۔ جس کے اہم پہلو درج ذیل ہیں

مسلم ریاست کا تصور

مسلم لیگ کے 1930ء کے سالانہ اجلاس جو الہ آباد میں منعقد ہوا، آپ نے خطبہ صدارت دیتے ہوئے فرمایا:

میری خواہش ہے کہ پنجاب، سرحدی صوبہ (موجودہ خیبر پختونخوا)، سندھ اور بلوچستان کو ملا کر ایک ریاست بنادی جائے، چاہے یہ ریاست حکومت برطانیہ کے اندر ہو یا باہر، مجھے ایسا دکھائی دیتا ہے کہ شمال مغرب میں مسلم ریاست کا قیام مسلمانوں کا مقدر بن چکا ہے۔

مسلم قوم کی جداگانہ حیثیت

1930ء کو الہ آباد کے مقام پر علامہ اقبال نے مسلم قوم کے جداگانہ تشخص کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

" یہاں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں۔ ان سب میں مسلم قوم اپنی جداگانہ مذہبی اور ثقافتی پہچان رکھتی ہے۔"

وطنی قومیت کی مخالفت

1905ء تک علامہ اقبال نے متحدہ ہندوستانی قومیت کا پرچار کیا لیکن بعد میں آپ نے اس تصور کو ترک کر دیا۔ الہ آباد کے اجلاس 1930ء میں آپ نے ارشاد فرمایا:

"اس وقت قوم اور وطن کا تصور مسلمانوں کی نگاہوں میں نسلی امتیاز پیدا کر رہا ہے۔ اس کی وجہ سے اسلام کے انسانیت پرور مقاصد کا اثر کم ہو رہا ہے۔ ممکن ہے کہ نسلی احساسات فروغ پاتے پاتے ایسے اصول قائم کر دیں جو تعلیمات اسلامی کے بالکل متضاد ہوں۔

علامہ محمد اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ

سرگرمی

علامہ اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی کوئی بھی نظم جو مسلمانوں کو بیدار اور اُن میں شعور پیدا کرتی ہے، تلاش کریں اور جماعت میں سُنائیں۔ اُس نظم سے حاصل ہونے والا سبق ایک سے دو جملوں میں بیان کریں۔

ہدایت برائے اساتذہ

جماعت میں رول پلے کا انعقاد کریں۔ دو گروہ بنائیں ؛الف: مسلمان، ب: ہندو۔ رول پلے کے ذریعے طلبہ کو اُن مشکلات کے متعلق بتائیں جو اُنھیں ہندوؤں کی وجہ سے پیش آئیں اور مسلمانوں نے الگ وطن کا خواب دیکھا۔

caniabpublisher.com

مغربی جمہوریت کی مخالفت

علامہ اقبال مغربی جمہوریت کے کھوکھلے پن سے خوب آگاہ تھے۔ علامہ اقبال کے تصور کے مطابق ہر وہ نظام جو اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے آزاد ہو، انسانوں کے لیے خطرناک ہے

اسلام کی فلاح و بہبود

1930ء کو الہ آباد کے مقام پر اظہارِ خیال کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: "اگر ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں اسلام بحیثیت تمدنی قوت زندہ رہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک مخصوص علاقے میں اپنی مرکزیت قائم کرے۔ میں صرف ہندوستان میں اسلام کی فلاح و بہبود کے خیال سے ایک منظم اسلامی ریاست کے قیام کا مطالبہ کرتا ہوں۔"

معاشرتی خود کفالت

علامہ محمد اقبال رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے قائد اعظم رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے ایک خط کے جواب میں لکھا کہ "اسلامی قانون کے طویل و عمیق مطالعہ کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اگر اس نظام قانون کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر نافذ کر دیا جائے تو ہر شخص کا کم از کم حقِ معاش محفوظ ہو جائے گا۔"

صلاحیت 1.2 دو قومی نظریہ پیش کرنے میں علامہ محمد اقبال رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے کردار پر تبصرہ کر سکیں۔

طلبہ کو دو گروہوں میں تقسیم کریں:

- گروہ الف علامہ اقبال رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے سیاسی کردار اور گروہ ب علامہ اقبال رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے معاشرتی کردار کے متعلق تحقیق کرے۔
- دونوں گروہوں کو تحقیق کرنے اور اپنے دلائل تیار کرنے کے لیے 15 منٹ کا وقت دیں۔
- ہر گروہ باری باری اپنے دلائل اور جوابی دلائل پیش کرے۔ طلبہ کے سوالات کے لیے ایک نشست رکھیں۔
- دونوں گروہوں کے ہر اسپیکر کے پاس اپنا کیس بنانے کے لیے ایک مقررہ وقت کی حد ہو گی (مثلاً 5 منٹ)۔
- طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اپنے دلائل کی تائید کے لیے حقائق، علامہ اقبال کے اقتباسات اور تاریخی سیاق و سباق استعمال کریں۔
- تمام مقررین کے اپنے دلائل پیش کرنے کے بعد، ہر گروہ کو مختصر جوابی دلیل کے ساتھ جواب دینے دیں۔
- بصیرت انگیز بحث و مباحثے کی حوصلہ افزائی کریں، جہاں طلبہ سوالات پوچھ سکتے ہیں یا وضاحت طلب کر سکتے ہیں۔

علم 1.7 سیاسی رہنما اور اُن کا کردار

بحثیت آزاد قوم پاکستان کے قیام سے لے کر اس کے موجودہ مسائل تک پاکستان کی تاریخ کی تشکیل میں سیاسی راہنماؤں نے اہم کردار ادا کیا۔ ان راہنماؤں میں، خواتین اور اقلیتوں نے سماجی دباؤ اور تعصبات کا سامنا کرنے کے باوجود اپنا کردار ادا کیا۔

cantabpublisher.com

قائداعظم محمد علی جناح رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ

قائداعظم محمد علی جناح رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ پاکستان کی تاریخ کی مضبوط ترین شخصیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ برطانوی ہندوستان سے آزاد مسلم ریاست کے تصور اور تکمیل تک ان کی ثابت قدمی مشکل وقت میں امید کا باعث تھی۔ اپنے آپ کو ظاہر کرنے اور سفارتی حالات کو سنبھالنے کی ان کی صلاحیت نے 1947 میں پاکستان کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔ "بابائے قوم" کی حیثیت سے قائداعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کا نظریہ سیاسی حدود سے بالاتر تھا۔ اُنھوں نے ایک ایسے ملک کا تصور پیش کیا جہاں لوگ آزادانہ طور پر اپنے عقیدے پر عمل کر سکیں اور ملک کی اجتماعی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔

فاطمہ جناح

فاطمہ جناح

قائداعظم محمد علی جناح کی بہن فاطمہ جناح نے پاکستان کے قیام کے سیاسی منظرنامے میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ ہندوستان کی پہلی مسلم خواتین میں شامل تھیں جنھوں نے دندان سازی کی ڈگری حاصل کیا اور دیگر خدمات انجام دیں۔ تحریک پاکستان میں فعال طور پر شامل ہونے کے بعد انھوں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجتماعات میں شرکت کی، خاص طور پر اس کی خواتین ذیلی کمیٹی کے ذریعے اس کی مقبولیت میں حصہ لیا۔ اسلامی اصولوں اور خواتین کو بااختیار بنانے کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے انھوں نے ان کی مالی آزادی اور سیاسی شمولیت کے لیے کام کیا۔ انھوں نے خواتین کی ریلیف کمیٹی قائم کی، جو بعد میں آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن (APWA) میں تبدیل ہوئی۔ فاطمہ جناح نے 1946 کے انتخابات کے دوران مسلم لیگ کے لیے خواتین کی حمایت کو متحرک کرنے میں مزید مصروف ہو گئے، جس نے ایک اہم کامیابی حاصل کی۔ انھوں نے پاکستان کے مقصد کو فروغ دینے کے لیے عوامی اجتماعات اور ریلیوں میں خطاب کرتے ہوئے بھرپور طریقے سے مہم چلائی۔ مزید برآں، انھوں نے مسلم ویمن اسٹوڈنٹس فیڈریشن کو منظم کرنے، نوجوان خواتین میں سیاسی بیداری اور کمیونٹی سروس کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ مزید برآں، آزادی کے بعد، فاطمہ جناح نے پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن (APWA) کی مشترکہ بنیاد رکھی، جس نے خواتین تارکین وطن کی آبادکاری میں تعاون کیا اور پسماندہ بستیوں کی فلاح و بہبود کی وکالت کی۔

سرگرمی

فاطمہ جناح کی طرح اور بھی بہت سی خواتین نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔ کسی بھی ایک شخصیت کا انتخاب کریں اور اُن کی کوششوں پر معلومات اکٹھا کریں اور جماعت میں پیش کریں۔

cantabpublisher.com

ایس۔پی۔سنگھا

سندھ کے ایک ممتاز ہندو سیاست دان ستیہ پرکاش سنگھا نے نوآبادیاتی ہندوستان اور بعد میں پاکستان کے سیاسی منظر نامے میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ 1893 میں پیدا ہوئے سنگھا نے خود کو تعلیم کے لیے وقف کر دیا اور پنجاب یونیورسٹی میں اپنی پیش کردہ اصلاحات کے بدلے دیوان بہادر کا خطاب حاصل کیا۔ تقسیم کے دوران، انہوں نے آل انڈین کرسچن ایسوسی ایشن تشکیل دیتے ہوئے علیحدہ ریاست کے لیے مسلم لیگ کے نظریے کی حمایت کی۔ مسائل کے باوجود سنگھا آزادی سے پہلے پنجاب اسمبلی کے سپیکر بنے۔ ان کی وراثت تعلیم، سماجی انصاف اور بین المذاہب ہم آہنگی کے لیے وابستگی ہے، جو انھیں ہندوستان اور پاکستان کی تاریخوں میں ایک قابل ذکر شخصیت بناتی ہے۔

ایس پی سنگھا

علم 1.8 برطانوی راج اور اس کے اثرات

برطانوی راج سے مراد وہ دور ہے جس کے دوران برطانوی سلطنت نے برصغیر پاک و ہند پر اپنا قبضہ قائم کیا اور اسے برقرار رکھا۔ اس میں موجودہ ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش شامل ہیں۔ برطانوی نوآبادیاتی حکمرانی اٹھارویں صدی کے وسط میں شروع ہوئی اور 1947 میں آزادی تک قائم رہی۔ یہاں ہم برصغیر پاک و ہند میں زندگی کے مختلف پہلوؤں پر برطانوی راج کے اثرات کا جائزہ لیں گے:

سیاسی اثرات

- برطانوی راج نے 1947 میں ہندوستان کی تقسیم میں اہم کردار ادا کیا، جس کے نتیجے میں ہندوستان اور پاکستان دو الگ الگ قوموں کے طور پر وجود میں آئے۔
- انگریزوں نے ایک مرکزی انتظامی نظام متعارف کرایا، جس نے اقتدار کو نوآبادیاتی حکام اور پسماندہ مقامی حکمرانوں اور اداروں کے ہاتھوں میں مضبوط کر دیا۔
- انگریزوں نے موجودہ مذہبی، نسلی اور علاقائی تقسیم کا استحصال کیا، "تقسیم کرو اور حکومت کرو" کی پالیسی کا استعمال کرتے ہوئے قبضے کو برقرار رکھا۔

معاشی و اقتصادی اثرات

- برطانوی استعماری پالیسیوں نے ہندوستان کا معاشی استحصال کرتے ہوئے برطانوی معیشت کو فائدہ پہنچانے کے لیے برصغیر کی دولت کو بہایا گیا۔

برطانوی فوج

ہدایت برائے اساتذہ

توسیع علم کے لیے اساتذہ اضافی پڑھنے کا مواد/کتابیں فراہم کر سکتے ہیں۔ کچھ ویب لنکس یہ ہیں:

http://notesonpakistan.blogspot.com/2009/08/two-nation-theory.html

- روایتی ہندوستانی صنعتوں کو برطانوی راج کے تحت نقصان اٹھانا پڑا کیونکہ نوآبادیاتی حکومت نے برطانوی تیار کردہ سامان کی حمایت کی، جس کی وجہ سے صنعتی نظام ختم ہوا۔
- انگریزوں نے ایک زمینی محصول کا نظام متعارف کرایا جس نے ہندوستانی کسانوں پر بہت زیادہ بوجھ ڈالا، جس سے دیہی برادریوں کو معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔
- انگریزوں نے بشمول ریلوے اور ٹیلی گراف لائنیں، بنیادی ڈھانچے کی ترقی میں سرمایہ کاری کی، جس سے خطے کو طویل مدتی فوائد ملے۔
- کچھ علاقوں میں آبپاشی کے نظام میں بہتری دیکھی گئی، جس سے زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا۔

جنگ پلاسی

سماجی اثرات

- برطانوی راج نے سماجی درجہ بندیوں اور ذات پات کے نظام کو تقویت بخشی۔
- انگریزوں نے جدید تعلیم متعارف کروائی جو کہ شہری اشرافیہ تک محدود تھی، جس سے تعلیم اور مواقع تک رسائی میں تفاوت پیدا ہوا۔
- برطانوی استعمار نے ہندوستانی ثقافت، زبان اور سماجی اصولوں کو متاثر کیا، جس کے نتیجے میں مغربی اور مقامی عناصر کا امتزاج ہوا۔

مذہبی اثرات

- برطانوی مردم شماری اور انتظامی پالیسیوں نے مذہبی اختلافات کو ہوا دی جس سے مذہبی کشیدگی میں اضافہ ہوا، جو آزادی کے بعد بھی برقرار ہے۔
- برطانوی استعمار نے عیسائی مشنری سرگرمیوں کو سہولت فراہم کی، جس کے نتیجے میں تبدیلیاں رونما ہوئیں اور مذہبی حرکیات کو متاثر کیا۔

قوم پرستی اور آزادی

- برطانوی نوآبادیاتی حکمرانوں نے قوم پرستی اور آزادی کی تحریکوں کو جنم دیا، جن کی قیادت مہاتما گاندھی اور قائداعظم جیسی شخصیات نے کی۔
- ہندوستانیوں نے خود مختاری کے لیے مہم چلائی، جس کے نتیجے میں برطانوی راج کا خاتمہ ہوا اور ہندوستان کی تقسیم ہوئی۔

صلاحیت 1.3-1.4

1857 کی جنگ آزادی کے بنیادی اسباب کی نشاندہی کریں۔

1857 کی جنگ آزادی کے فوری اور بنیادی اسباب کا تجزیہ کریں اور خاص طور پر مسلمانوں پر اس کے اثرات کے ساتھ ربط قائم کریں۔

cantabpublisher.com

علم 1.9 جنگ آزادی 1857

1857 کی جنگ آزادی، بہادر حریت پسندوں نے لڑی۔ یہ ایک ایسا دور تھا جس میں مختلف اسباب اور دور رس اثرات نے برصغیر کی جدوجہد آزادی کے راستے کو تشکیل دیا اور ایسی سماجی، سیاسی اور ثقافتی تبدیلیوں کو فروغ دیا جن کے اثرات نسلوں پر محیط تھے۔

جنگ آزادی 1857 کے اسباب

سیاسی انتشار:

- ہندوستانی اپنی حکمرانی میں برطانوی مداخلت سے ناخوش تھے۔
- شاہی ریاستوں کے الحاق نے عدم اطمینان کو ہوا دی۔

اقتصادی جدوجہد:

- بھاری زمینی ٹیکس اور محصولات کی نئی پالیسیوں نے ہندوستانی آبادی پر بوجھ ڈالا۔
- اینفیلڈ رائفل اور سور اور گائے کی چربی سے لیس کارتوس کا استعمال مسلمان اور ہندو سپاہیوں کے لیے شدید ناگوار تھا۔

سماجی اور مذہبی تحفظات:

لوگوں کو خوف تھا کہ ان کے ثقافتی اور مذہبی عقائد کو خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔

جنگ آزادی 1857 کے اثرات

- آخری مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر کو جلاوطن کیا گیا جس کے بعد جنگ کا آغاز ہوا۔ جنگ کے نتیجے میں مغلیہ سلطنت کا خاتمہ ہوا۔
- برطانوی حکومت نے ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکمرانی ختم کرتے ہوئے ہندوستان پر براہ راست کنٹرول سنبھال لیا۔
- جنگ کے بعد انگریزوں نے مختلف سماجی اور مذہبی اصلاحات نافذ کیں۔
- 1857 کے واقعات نے قوم پرستی اور خود مختار حکومت کے قیام کے بیج بوئے۔
- رانی لکشمی بائی اور بہادر شاہ ظفر جیسی شخصیات بہادری کی مستقل علامت بن گئیں۔

جنگ آزادی

ہدایت برائے اساتذہ

توسیع علم کے لیے اساتذہ اضافی پڑھنے کا مواد/کتابیں فراہم کرسکتے ہیں۔ کچھ ویب لنکس یہ ہیں:

https://storyofpakistan.com/two-nation-theory-the-myth-the-reality/

https://dergipark.org.tr/en/download/article-file/1033923

cantabpublisher.com

علم 1.10 تحریک پاکستان میں سرسید احمد خان کا کردار

سرسید احمد خان ایک اہم شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں، جن کی کثیر الجہتی کوششوں، مغربی دنیا کے ساتھ تعامل اور علی گڑھ تحریک کی بنیاد نے خطے کے سیاسی اور فکری منظرنامے پر انمٹ نقوش چھوڑے۔

اہم تعلیمی اصلاحات

تعلیمی اصلاحات کے لیے سرسید احمد خان نے اپنے نظریے کو ٹھوس اقدامات اور اہم واقعات کے ذریعے عملی جامہ پہنایا:

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی بنیاد

1875 میں، سرسید احمد خان نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ ایک ایسا ادارہ تھا جو جدید تعلیم کے مرکز کے طور پر ابھر کر سامنے آیا۔

علی گڑھ سائنسی سوسائٹی

سرسید نے علی گڑھ تصانیف کی سائنسی سوسائٹی قائم کی۔ یہ ایک ایسا ادارہ تھا جس نے مغربی سائنسی تحقیق کو مقامی زبانوں میں ترجمہ کرنے کی سہولت فراہم کی۔ اس کارنامے نے مسلمانوں میں سائنسی مزاج کو پروان چڑھایا اور مشرق اور مغرب کے درمیان علمی خلیج کو کم کیا۔

مغربی دنیا کے ساتھ روشن خیال تعامل

مغربی دنیا کے ساتھ سرسید کا تعامل مخصوص تبادلوں کے ذریعہ ہوا۔

اصرالسنادید کی اشاعت

سرسید نے "اصرالسنادید" تصنیف کی، جس نے اسلامی فن تعمیر کو دریافت کیا۔ اس اشاعت نے مغربی اور اسلامی وظائف پر ان کی مہارت کو ظاہر کیا اور ثقافتوں کے درمیان ایک پل کا کام کیا۔

سرسید احمد خان

صلاحیت 1.5-1.7

- علی گڑھ تحریک کے مقاصد پر بحث کریں۔
- سماجی، سیاسی اور تعلیمی میدان میں سرسید احمد خان کے کردار پر تبصرہ کریں۔
- سرسید احمد خان کی خدمات اور مسلمانوں پر ان کے اثرات پر روشنی ڈالیں۔

عملی منصوبہ

طلبہ کو مختلف گروہوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروہ کو پاکستان کی تخلیق تک ایک مخصوص مدت تفویض کریں (1857 سے پہلے اور 1857 سے 1940 تک)۔ ہر گروہ محمد علی جناح رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، علامہ اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، لیاقت علی خان اور دیگر جیسی ممتاز شخصیت پر بھی توجہ مرکوز کرے۔ طلبہ اپنے تفویض کردہ رہنما کے پس منظر، شراکت اور تحریک پاکستان میں مخصوص مدت میں کردار کے بارے میں معلومات اکٹھی کرے۔ طالب علموں کو ان کی تفویض کردہ مدت کے دوران اہم واقعات کی تحقیق کرنے اور ان کا ادواری خاکہ بنانے کی ہدایت کریں۔ جس میں ان اہم پیش رفتوں کو اجاگر کریں جنھوں نے تحریک پاکستان کے آغاز میں اہم کردار ادا کیا۔

برطانیہ میں سائنسی وفد (1884)

1884 میں، سر سید نے برطانیہ جانے والے ایک سائنسی وفد کی قیادت، میں تقریب منعقد کی جہاں انہوں نے برطانوی اسکالرز اور حکام سے بات چیت کی۔ اس تقریب نے نہ صرف ثقافتی تفہیم کو فروغ دیا بلکہ مستقبل کے سیاسی مذاکرات کی بنیاد بھی رکھی۔

تحریک علی گڑھ

علی گڑھ تحریک کا اثر درج ذیل سنگِ میل سے واضح ہوتا ہے:

جدید تعلیم کو فروغ دینا

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے جدید تعلیم کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں طلبہ کو قانون، سائنس اور ادب سمیت مختلف شعبوں میں مہارتیں حاصل کرنے کے قابل بنایا گیا۔ اس عملی تعلیم نے مستقبل کے لیڈران کو ایسے ہتھیاروں سے لیس کیا جو قوم کی تعمیر میں مثبت کردار ادا کرنے کے لیے درکار ہوتے ہیں۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

مغربی اور اسلامی علم کی ترغیب

علی گڑھ تحریک نے مغربی اور اسلامی علم کی ترغیب کو فروغ دیا، جس کی مثال علامہ اقبالؒ کی جدید فکر کی روشنی میں اسلامی فلسفہ کی تلاش سے ملتی ہے۔

تحریک پاکستان پر سر سید کا نظریاتی اثر

سر سید احمد خان کے نظریات کی گونج ان اہم واقعات میں پائی گئی جنہوں نے تحریک پاکستان کی تشکیل کی:

علامہ محمد اقبال رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا نظریہ:

علامہ اقبال رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه، سر سید کے نظریے سے بہت متاثر ہوئے، انہوں نے مسلمانوں کے لیے علیحدہ ملک کے تصور کو ایک ثقافتی اور سیاسی ضرورت کے طور پر بیان کیا۔ 1930 میں ان کے مشہور خطبہ الٰہ آباد خطاب میں ایک علیحدہ مسلم ریاست کے نظریے کا خاکہ پیش کیا گیا۔

محمد علی جناح رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی قیادت:

محمد علی جناح رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے تعلیم، جدیدیت اور مسلم حقوق کے تحفظ پر سر سید کے نظریہ کو پاکستان کی تخلیق کے لیے بنیاد بنایا۔

cantabpublisher.com

صلاحیت 1.8 سر سید احمد خان کی زندگی کے اہم واقعات کو ادواری خاکے کی صورت میں پیش کریں۔

- طلبہ کو گروہوں میں تقسیم کریں (3-5 شرکاء فی گروہ)۔ سر سید احمد خان کی خدمات سے متعلق مواد کو ہر گروہ کو فراہم کریں۔
- گروہوں کو ہدایت دیں کہ وہ مواد کا جائزہ لیں اور اس کی سماجی، سیاسی اور تعلیمی اصلاحات پر نکات لکھیں۔
- سماجی، سیاسی اور تعلیمی اصلاحات میں سر سید احمد خان کے کردار کے بارے میں اپنے نتائج اور بصیرت کا اشتراک کرتے ہوئے ہر گروہ کو بحث میں حصہ لینے کی اجازت دیں۔
- طلبہ کو اس کے مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں پر غور کرنے کی ترغیب دیں۔
- ہر گروہ اپنے بحث کے نکات کا خلاصہ بیان کرنے کے لیے ایک گروہی قائد کا انتخاب کرے گا اور سر سید احمد خان کی خدمات اور مسلم معاشرے پر ان کے اثرات کا تجزیہ پیش کرے گا۔

علم 1.11 سیاسی پیش رفت کا تجزیہ (1906-1947)

1906ء سے 1947ء تک کے سال آزادی کی طرف ایک اہم دور کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یہ ادوار درج ذیل واقعات پر مشتمل ہیں۔

1۔ شملہ معاہدہ 1906

1905 میں، انگریزوں نے انتظامی آسانی کے لیے بنگال کو تقسیم کر دیا۔ اس فیصلے کی ہندوؤں نے شدید مخالفت کی اور اس کے خلاف احتجاج کیا۔ اس واقعہ نے مسلمانوں کو اپنے سیاسی حقوق کے لیے آواز اٹھانے کے لیے ایک نئے انداز پر سوچنے پر مجبور کیا۔ 1906 میں، آغا خان سمیت مسلم راہنماؤں نے برطانوی حکام کو مطالبات پیش کیے، جن میں مسلمانوں کے لیے علیحدہ انتخابی حلقے شامل تھے۔ شملہ معاہدے نے فرقہ وارانہ نمائندگی کی ضرورت پر روشنی ڈالی اور ہندوستان کے متنوع سماجی و سیاسی منظر نامے پر روشنی ڈالی۔

2۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام (1906)

آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام 1906 میں عمل میں آیا جس کا مقصد مسلمانوں کے سیاسی حقوق کا تحفظ کرنا تھا۔ ابتدائی طور پر اِس پارٹی کا مقصد علیحدہ رائے دہندگان کا حق حاصل کرنا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ یہ جماعت مسلم مطالبات کے لیے ایک اہم سیاسی پلیٹ فارم میں تبدیل ہو گئی۔

3۔ منٹو مورلے اصلاحات (1909)

1909 کی منٹو مورلے اصلاحات نے مسلمانوں کے لیے الگ انتخابی حلقے متعارف کروائے اور قانون ساز اداروں میں ہندوستانی نمائندگی میں اضافہ کیا۔ ان اصلاحات نے سیاسی شراکت اور اقلیتوں کے حقوق پر زور دیا۔

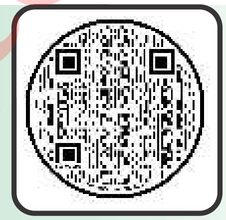

لارڈ منٹو اور سر آغا خان

سرگرمی

طلبہ کو شملہ وفد میں شامل مختلف شراکت داروں کے کرداروں میں تقسیم کریں جیسے کہ مسلم رہنما، برطانوی حکام، اور ہندو نمائندے۔ ہر گروہ اپنے تفویض کردہ کردار کی تحقیق کرے اور بحث و مباحثہ کے دوران پیش کرنے کے لیے دلائل اور تجاویز تیار کرے۔ بعد از استاد جماعت میں بحث و مباحثے کا انعقاد کریں اور طلبہ جمع کردہ معلومات تفویض کردہ کردار کی صورت جماعت میں پیش کریں۔

cantabpublisher.com

4۔ پہلی جنگ عظیم(1914تا1918)

پہلی جنگ عظیم نے ہندوستان کے سیاسی منظر نامے پر گہرا اثر ڈالا۔ برطانوی حکومت کے یکطرفہ فیصلے نے ہندوستانی لیڈروں کے ساتھ مشاورت کے بغیر ہندوستان کو جنگ میں شامل کیا جس نے بڑے پیمانے پر عدم اطمینان کا بیج بویا۔ جنگ نے معاشی مشکلات اور سیاسی مراعات کے لیے پرجوش مطالبات کو جنم دیا۔

5۔ معاہدہ لکھنو(1916)

لکھنؤ معاہدہ انڈین نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان ایک معاہدہ تھا۔ اس معاہدے میں ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں ہندو مسلم اتحاد پر زور دیا گیا تھا۔ اس معاہدے میں ہندوستان میں نمائندہ حکومت کے قیام اور مسلمانوں کے لیے علیحدہ انتخابی حلقوں کی تشکیل سمیت متعدد اصلاحات کا بھی مطالبہ کیا گیا تھا۔

6۔ جلیانوالہ باغ کا واقعہ(1919)

1919 میں امرتسر کے جلیانوالہ باغ میں پیش آنے والا المناک واقعہ، جہاں برطانوی فوجیوں نے ایک پرامن اسمبلی کے دوران گولیاں چلادیں۔ اس واقعہ سے پوری قوم میں صدمے کی ایک لہر پھیل گئی۔ اس سے برطانوی مخالف جذبات میں شدت پیدا ہوئی۔ اس خوفناک واقعے کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر مظاہرے ہوئے اور خودمختاری کے لیے پرجوش مطالبات کیے گئے۔

7۔ تحریکِ خلافت(1919تا1924)

تحریک خلافت، جو 1919 سے 1924 تک محیط تھی، ایک قابل ذکر پیش رفت تھی۔ تحریک خلافت کی قیادت علی برادران (محمد علی اور شوکت علی) نے کی۔ یہ تحریک خلافت عثمانیہ کی حمایت میں شروع کی گئی تھی۔ اس تحریک کا مقصد ترکی میں برطانوی اقدامات کے خلاف احتجاج کرنا اور برطانوی حکومت کی مخالفت میں مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان اتحاد کو فروغ دینا تھا۔

8۔ تحریک عدم تعاون 1920تا1922

1920 میں، مہاتما گاندھی نے عدم تعاون کی تحریک کی قیادت سنبھالی۔ اس تحریک میں برطانوی حکام کے خلاف عدم تشدد پر مبنی عدم تعاون کو فروغ دیا۔ اس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر احتجاج، بائیکاٹ اور برطانوی مفادات سے جڑے اداروں کو بند کیا گیا۔ اس تحریک کا

معاہدہ لکھنوپر دستخط کرتے ہوئے

یاد گارِ جلیانوالہ باغ

صلاحیت 1.9-1.10

تحریک خلافت کے عروج (زور پکڑنے) کے اسباب کی نشاندہی کریں۔

تحریک خلافت کے قیام سے اپنے اختتام تک کے واقعات اور محرکات کو دکھانے کے لیے ایک ادواری خاکہ بنائیں۔

ہدایت برائے اساتذہ

طلبہ لکھنؤ معاہدہ یا تحریک خلافت جیسے واقعات کی نقل کرتے ہوئے ایک نیوز رپورٹ لکھنے کا کہیں، جس میں تاریخی تفصیلات اور مختلف گروہوں کا نقطہ نظر شامل ہو۔

cantabpublisher.com

مقصد ہندوستان کی برطانوی حکومت کا عوام کو مکمل خود مختار حکومت دینے پر آمادہ کرنا تھا۔

9۔ سائمن کمیشن 1927

1927 میں برطانوی حکومت کی طرف سے سائمن کمیشن کی تقرری کے خلاف ہندوستان میں بڑے پیمانے پر احتجاج کیا گیا۔ کمیشن میں ہندوستانی نمائندگی کی عدم موجودگی نے خود مختاری کے مطالبات کو جنم دیا۔

10۔ نہرو رپورٹ (1928)

موتی لال نہرو کی سربراہی میں 1928 کی نہرو رپورٹ نے ہندوستان کے لیے آئینی اصلاحات کی تجویز پیش کی، جو انڈین نیشنل کانگریس کے جذبات کی عکاسی کرتے ہوئے عالمی حق رائے دہی کی وکالت کرتی تھی۔

11۔ قائد اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے 14 نکات (1929)

1929 میں، محمد علی جناحؒ نے اپنے چودہ نکات پیش کیے، جس میں مسلم کمیونٹی کے مطالبات کا خاکہ پیش کیا گیا اور ان کے سیاسی حقوق اور نمائندگی کے تحفظ کی اہمیت پر زور دیا۔

12۔ علامہ محمد اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خطبہ الہ آباد 1930

علامہ محمد اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خطاب نے ایک الگ مسلم ریاست کے تصور کا خاکہ پیش کیا۔ اس خطاب میں مسلم اتحاد پر زور دیا اور دو قومی نظریہ متعارف کرایا گیا۔ اس تصور نے پاکستان کی تخلیق پر گہرا اثر ڈالا، جس میں مسلمانوں کے لیے آزادی، سماجی انصاف، معاشی خوشحالی، جمہوریت اور مساوات پر زور دیا گیا۔

13۔ گول میز کانفرنس (1930 تا 1932)

1930 اور 1932 کے درمیان لندن میں منعقد ہونے والی 3 گول میز کانفرنسوں نے آئینی اصلاحات پر بات چیت کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کیا۔ اگرچہ یہ کانفرنسیں فوری نتائج حاصل کرنے میں ناکام رہیں مگر انہوں نے مستقبل کی آئینی پیش رفت کی راہ ہموار کی۔

14۔ سول نافرمانی کی تحریک (1930 تا 1934)

1930 میں مہاتما گاندھی کی طرف سے شروع کی گئی سول نافرمانی کی تحریک نے برطانوی قوانین اور ٹیکسوں کے خلاف عدم تشدد پر مبنی احتجاج کیا۔ راس میں نمک مارچ ڈانڈی شامل

صلاحیت 1.11

1927 میں سائمن کمیشن سے لے کر 1937 میں کانگریس کے انتخابات تک برصغیر میں سیاسی ترقی کی عکاسی کرنے کے لیے ادواری خاکہ بنائیں۔ جس میں خاص طور پر نہرو رپورٹ، گول میز کانفرنس، علامہ اقبال کا الہ آباد خطاب (1930)، کمیونل ایوارڈ، رحمت علی کا (اب نہیں تو کبھی نہیں) کا تصور۔ اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 شامل ہوں۔

سرگرمی

طلبہ کو گروہوں میں تقسیم کریں اور ہر گروہ کو دیے گئے وقت کے اندر ایک مخصوص مدت تفویض کریں۔ طلبہ اپنی تفویض کردہ مدت کے دوران اہم سیاسی پیش رفتوں بشمول بنگال کی تقسیم، مسلم لیگ کی تشکیل اور خلافت تحریک جیسے واقعات کی تحقیق کریں ۔ اس کے بعد ہر گروہ واقعات کا ادواری خاکہ بنائے اور جماعت میں پیش کرے۔

گول میز کانفرنس

cantabpublisher.com

تھا، جو ہندوستانی خود کفالت کی عکاسی کرتی ہے۔

15۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ (1935)

1935 کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ نے اہم آئینی اصلاحات متعارف کروائیں، جن میں صوبائی خود مختاری اور محدود حق رائے دہی شامل تھے جو خود مختار حکومت منتقلی کی طرف بڑھنے کا اشارہ تھا۔

16۔ یومِ نجات (1939)

22 دسمبر 1939 کو منایا جانے والا یوم نجات ایک اہم سیاسی پیشرفت ہے۔ یہ ہندوستانی مسلمانوں کے لیے خوشی کا دن تھا۔ اس دن انہوں نے کانگرس وزارتوں کے استعفیٰ دینے کی خوشی میں یوم نجات منایا اور اپنے حقوق کے تحفظ کا مطالبہ کیا۔

17۔ قراردادِ لاہور 1940

1940 کی قرارداد لاہور، جسے قرارداد پاکستان کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، ایک اہم سنگ میل ہے۔ اسے لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں پیش کیا گیا۔ اس قرارداد میں ان علاقوں میں جہاں مسلمان اکثریت میں تھے ایک آزاد مسلم ریاست کے قیام کا مطالبہ کیا گیا۔

18۔ دوسری جنگ عظیم اور کرپس مشن 1942

دوسری جنگ عظیم کے دوران برطانوی حکومت نے ہندوستان کی مدد طلب کی۔ 1942 میں کرپس مشن نے ہندوستان کے لیے محدود خود مختیار ریاست کی تجویز پیش کی، لیکن اسے مسلم اور ہندو دونوں رہنماؤں نے مسترد کر دیا۔

19۔ ہندوستان چھوڑ دو تحریک 1942

مہاتما گاندھی اور انڈین نیشنل کانگریس کی طرف سے شروع کی گئی ہندوستان چھوڑو تحریک نے برطانوی راج کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ اس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر مظاہرے ہوئے اور بھارتی رہنماؤں کی گرفتاریاں ہوئیں۔

20۔ شملہ کانفرنس (1945)

شملہ کانفرنس کا مقصد دوسری جنگ عظیم کے بعد ہندوستان کے مستقبل پر تبادلہ خیال کرنا

سرگرمی

طلبہ کو 1858 سے 1935 تک آئینی ترقی کے اہم واقعات کو نمایاں کرنے والا ادواری خاکہ بنانے کا کام تفویض کریں۔

مینار پاکستان

مہاتما گاندھی اور سر کرپس

cantabpublisher.com

تھا۔ تاہم، یہ بھارتی رہنماؤں کے درمیان اتفاق رائے حاصل کرنے میں ناکام رہا۔

21۔ عام انتخابات (1946-1945)

(1946-1945) کے عام انتخابات نے ایک اہم جمہوری مشق کی نشاندہی کی۔ مسلم لیگ نے پاکستان کے مطالبے کو تقویت دیتے ہوئے مسلم نشستوں کی اکثریت حاصل کی۔

22۔ 3 جون کا منصوبہ (1947)

3 جون کا منصوبہ جسے ماؤنٹ بیٹن پلان کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، برصغیر پاک و ہند کی تاریخ میں ایک اہم پیش رفت تھی، جس کا اعلان ہندوستان کے آخری برطانوی وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے 3 جون 1947 کو کیا تھا۔ ماؤنٹ بیٹن پلان نے تقسیم کی تجویز پیش کی۔ 14 اگست 1947 کو پاکستان اور 15 اگست 1947 کو ہندوستان آزاد ریاستوں کے طور پر دنیا کے نقشے پر ابھرے۔

23۔ آزادی اور تقسیم 1947

پاکستان نے 14 اگست اور ہندوستان نے 15 اگست 1947 کو اپنی آزادی کا جشن منایا۔ تاہم، یہ اہم موقع تقسیم کے ساتھ ہونے والے المناک فرقہ وارانہ تشدد کی وجہ سے متاثر ہوا، جس کے نتیجے میں بے پناہ مصائب اور نقل مکانی ہوئی۔

تحقیق و تجزیہ

1906 اور 1947 کے درمیان ہندوستان میں اہم سیاسی تبدیلیوں، واقعات، لیڈروں اور تحریکوں کا جائزہ لیں۔ ان اہم واقعات کی چھان بین کریں جنھوں نے آزادی کے سفر کو متاثر کیا، مختلف واقعات کے درمیان باہمی ربط پیدا کریں اور اپنی تحقیق کو ترکیب دیں۔ تحقیق کے نتائج کو بصری طور پر پیش کریں اور مباحثہ کریں کہ اس عرصے کے دوران آخر کار کن عوامل نے ہندوستان کی سیاسی تقدیر کو تشکیل دیا۔

صلاحیت 1.12

برطانوی ہندوستان میں 1858 سے 1935 تک کی آئینی اور سیاسی جماعتوں کی ترقی کو دکھانے کے لیے ایک ادواری خاکہ بنائیں۔

علم 1.12 اہم آئینی پیش رفت کا ادواری خاکہ

برطانوی راج کا آغاز — 1858
برطانوی حکومت نے 1858 کی جنگ آزادی کے بعد ہندوستان کا براہ راست کنٹرول سنبھال لیا۔

انڈین کونسلز ایکٹ — 1861
1861 کا انڈین کونسلز ایکٹ قانون ساز کونسلوں کو محدود اختیارات اور ہندوستانی نمائندگی کے ساتھ متعارف کروایا گیا۔

مورلے منٹو اصلاحات — 1909
مورلے منٹو اصلاحات نے قانون ساز کونسلوں کے اختیارات میں توسیع کی اور مسلمانوں کے لیے علیحدہ انتخابی حلقے متعارف کرائے گئے۔

مونٹا گو-چیمسفورڈ اصلاحات — 1919
گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹، جسے مونٹاگو-چیمسفورڈ اصلاحات بھی کہا جاتا ہے، نے گورننس میں ہندوستانی شرکت کو بڑھایا اور دیارکی کا نظام متعارف کروایا۔

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ — 1935
گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ نے صوبائی خودمختاری اور وفاقی نظام کو متعارف کرایا اور گورننس میں ہندوستانی شراکت میں اضافہ کیا۔

cantabpublisher.com

اہم نکات

- نظریہ، عقائد اور اقدار وافکار کا مجموعہ ہے جو کسی معاشرے یا قوم کے اندر افراد کے خیالات اور اعمال کی تشکیل کرتے ہیں، انہیں مشترکہ شناخت اور سمت فراہم کرتے ہیں۔
- پاکستان کا نظریہ اسلامی عقیدہ، دو قومی نظریہ، جمہوری اصولوں، معاشی تحفظات، ثقافتی جڑوں کی پہچان، تنوع میں اتحاد اور بنیادی انسانی حقوق کے احترام سے جڑا ہے۔
- دو قومی نظریہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ مسلمان اور ہندو الگ شناخت کے ساتھ الگ الگ قومیں ہیں یہ نظریہ جو پاکستان کے قیام کا باعث بنا۔
- تقسیم ہند سے قبل مسلمانوں کو سیاسی پسماندگی، معاشی تفاوت اور اپنے ثقافتی اور مذہبی حقوق کے تحفظ کے حوالے سے خدشات کا سامنا تھا۔
- سر سید احمد خان نے جدید تعلیم کی وکالت کی اور مسلمانوں کو ایک الگ ثقافتی اور سیاسی ہستی کے طور پر تسلیم کیا، جس نے دو قومی نظریہ کی بنیاد رکھی۔
- قائد اعظم رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے دو قومی نظریہ کی بھرپور حمایت کی، مسلمانوں کی الگ ثقافتی، سماجی اور سیاسی شناخت پر زور دیا۔
- علامہ محمد اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے دو قومی نظریہ کو تقویت دیتے ہوئے ایک علیحدہ مسلم ریاست کا تصور پیش کیا جہاں مسلمان آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کر سکیں اور اپنی ثقافتی شناخت کو محفوظ رکھ سکیں۔
- برطانوی نوآبادیاتی حکمرانی نے سیاسی بدامنی، معاشی استحصال، سماجی درجہ بندی، اور مذہبی تناؤ کو جنم دیا اور آزادی کی تحریکوں کو جنم دیا۔
- سیاسی پیشرفت (1906-1947) میں شملہ وفد، آل انڈیا مسلم لیگ کی بانی، مورلے منٹو اصلاحات، پہلی جنگ عظیم اور قرارداد لاہور شامل ہیں، جنھوں نے آزادی اور پاکستان کی تخلیق میں کردار ادا کیا ہے۔

مشق

الف درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ مندرجہ ذیل میں سے کس نے پاکستان کی شناخت اور حکومتی نظام میں اسلام کی اہمیت پر زور دیا؟

الف) سر سید احمد خان　ب) علامہ اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ　ج) مہاتما گاندھی　د) جواہر لال نہرو

2۔ مسلمانوں کے حوالے سے تقسیم ہند سے پہلے کے سیاسی منظر نامے میں شملہ وفد میں کیا مطالبہ کیا گیا؟

الف) علیحدہ انتخابی حلقوں کا　ب) مساوی حقوق کا
ج) برطانوی راج سے مکمل آزادی کا　د) ہندوستان کو دو الگ ممالک میں تقسیم کرنے کا

3۔ علی گڑھ تحریک کے قیام کے حوالے سے کس کا مقصد ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے تعلیمی اور سماجی اصلاحات کرنا تھا؟

الف) علامہ اقبال رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ　ب) سر سید احمد خان　ج) مولانا محمد علی جوہر　د) لیاقت علی خان

4۔ ہندوستانی سیاست میں تحریک خلافت کی کیا اہمیت تھی؟

الف) خلافت عثمانیہ کی بحالی　ب) عظیم تر مسلم نمائندگی　ج) ہندو مسلم اتحاد کی وکالت　د) ذات پات کے نظام کا خاتمہ

cantabpublisher.com

5۔ کس واقع کے بعد مسلمانوں نے ہندوستان میں یوم نجات کا دن منایا؟

الف) قرارداد لاہور
ب) ہندوستان چھوڑو تحریک
ج) کانگریسی وزارتوں کا استعفیٰ
د) ہندوستان میں برطانوی راج کا خاتمہ

6۔ تخلیق پاکستان میں اقلیتوں کے مفادات کی نمائندگی میں کس نے اہم کردار ادا کیا؟

الف) قائداعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه
ب) فاطمہ جناح
ج) لیاقت علی خان
د) ایس پی سنگھا

7۔ سرسید احمد خان کی طرف سے شروع کی گئی علی گڑھ تحریک کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

الف) ہندو مسلم اتحاد کو فروغ دینا
ب) مسلمانوں کی سماجی و اقتصادی ترقی
ج) برطانوی راج کی وکالت
د) مسلمانوں کے لیے جدید تعلیم کی ترقی

8۔ دو قومی نظریہ کی اصطلاح کس نے وضع کی جو پاکستان کے مطالبے کی بنیاد بنی؟

الف) علامہ اقبال رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه
ب) قائداعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه
ج) سرسید احمد خان
د) لیاقت علی خان

9۔ قرارداد لاہور 1940 کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

الف) برطانوی راج کے تحت متحدہ ہندوستان
ب) ہندوؤں اور مسلمانوں کے لیے مساوی حقوق
ج) مسلمانوں کو ایک الگ قوم کے طور پر تسلیم کرنا
د) آئینی خود مختاری کا حصول

10۔ 1858 سے 1935 تک کا دور کس سے وابستہ ہے؟

الف) سیاسی استحکام
ب) سیکولرازم کا عروج
ج) برطانوی نو آبادیاتی حکومت اور سیاسی جماعتیں۔
د) متحدہ ہندوستانی ریاست

ب درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

1۔ مثال کی مدد سے نظریہ کی تعریف لکھیں۔

2۔ ان بنیادی ذرائع کی فہرست بنائیں جو نظریہ پاکستان کی بنیاد بنے؟

3۔ دو قومی نظریہ کی وضاحت کریں۔

4۔ 1857 کی جنگ آزادی کے اثرات کیا تھے؟

5۔ مسلم ریاست اور پاکستان کے تشخص میں اسلام کے کردار کے حوالے سے قائداعظم کا نظریہ کیا تھا؟

6۔ تحریک پاکستان میں سرسید احمد خان کی کلیدی خدمات لکھیں؟

7۔ 1900 اور 1947 کے درمیان پیش آنے والے اہم واقعات کا ادواری خاکہ بنائیں۔

8۔ مغربی دنیا سے نمٹنے کے لیے سرسید نے کیا اقدامات کیے؟

ج درج ذیل سوالات کے جامع جوابات لکھیں۔

1۔ دو قومی نظریہ پاکستان کی تخلیق کی بنیاد بنا، دلائل سے جواب دیں۔

2۔ تحریک پاکستان میں خواتین بالخصوص فاطمہ جناح کے کردار پر نوٹ لکھیں۔

3۔ دو قومی نظریہ پیش کرنے میں مسلم رہنماؤں کے کردار پر تبصرہ کریں۔

4۔ 1940 سے 1947 تک تحریک پاکستان کے دوران اہم واقعات اور پیش رفت کا تجزیہ کریں۔

caretapublisher.com

2 پاکستان کی زمین

حاصلاتِ تعلّم اس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:۔

- دنیا کے نقشے پر پاکستان کے اصل مقام کی وضاحت کر سکیں۔
- پڑوسی ممالک، بحور اور سمندروں سے اس کی نزدیکی کے لحاظ سے محل وقوع کی اہمیت کا اندازہ لگا سکیں۔
- پاکستان کے بڑے شہروں کی اہمیت ان کے جغرافیائی محل وقوع بشمول ان کے ارد گرد کی طبعی خصوصیات جیسے دریا، پہاڑوں اور ساحلی علاقوں سے تعلق کی بنیاد پر بیان کر سکیں۔

حاصلاتِ تعلّم کو مزید علم اور صلاحیت میں درجہ بند کیا گیا ہے:

علم

- پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔
- پاکستان کے عرض بلد اور طول بلد کے بارے میں جان سکیں۔
- پڑوسی ممالک سے قربت کے لحاظ سے محل وقوع کی اہمیت کا اندازہ لگا سکیں۔
- پاکستان کے بڑے شہروں کی اہمیت کو ان کے جغرافیائی محل وقوع کی بنیاد بشمول ان کے ارد گرد کے طبعی خدوخال جیسے دریا، پہاڑوں اور ساحلی علاقوں سے تعلق بیان کر سکیں۔
- پاکستان کے نقشے پر مختلف شہروں کے لیے طول بلد اور عرض بلد کے بارے میں جان سکیں۔
- دیگر طبعی خدوخال اور ان سے متعلق بڑے شہروں کا مقام بیان کر سکیں۔

صلاحیتیں

- پاکستان کے نقشے پر خط سرطان 23.5 درجے شمال، عرض بلد 30 درجے شمال، 36 درجے شمال، طول بلد 64 درجے مشرق، 70 درجے مشرق، اور 76 درجے مشرق کی نشاندہی کر سکیں۔
- درجہ حرارت اور ٹائم زون پر بالترتیب عرض بلد اور طول بلد کے تعلق کا مطالعہ کر سکیں۔ (گوگل میپس / موبائل ایپس)
- پاکستان کے طبعی نقشے پر پڑوسی ممالک بشمول (ہندوستان، چین، افغانستان اور ایران) کو لیبل کر سکیں۔
- نقشے پر بحر ہند اور بحیرہ عرب کو لیبل کر سکیں۔
- تجارت اور ترقی کے لیے پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت کا تجزیہ اور اندازہ کر سکیں۔
- تجزیاتی طور پر ایک ایسا منصوبہ یا طریقہ وضع کریں جس میں پاکستان کے جغرافیائی محل وقوع کو اس کے معاشی فائدے کے لیے استعمال کیا جا سکے۔ (سیاحت، چین پاکستان اقتصادی راہداری اور تجارت، وغیرہ)
- پاکستان کے نقشے پر بڑے شہروں (اسلام آباد، لاہور، پشاور، کراچی، کوئٹہ، گلگت اور مظفر آباد) کو لیبل کر سکیں۔

cantabpublisher.com

علم 2.1 دنیا کے نقشے پر پاکستان کا محل وقوع

سمت کا تعین، بین الاقوامی تعلقات، تجارت، ثقافت، ماحولیاتی تفہیم، ہنگامی ردعمل اور تاریخی سیاق و سباق کے لیے کسی ملک کا محل وقوع جاننا بہت ضروری ہے۔ یہ معلومات ہمیں دُنیا سے آگاہی فراہم کرتی ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان جنوبی ایشیا میں واقع ہے اور دنیا کے نقشے پر اس کے صحیح مقام کو عرض بلد اور طول بلد کے نقاط کا استعمال کرتے ہوئے بیان کیا جا سکتا ہے۔ عرض بلد اور طول بلد جغرافیائی نقاط ہیں جو زمین کی سطح پر ایک مخصوص مقام کی نشاندہی کرنے میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ پاکستان کے تخمینی نقاط درج ذیل ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

جی۔پی۔ایس زمین کی سطح پر کسی مقام کی نشاندہی کرنے کا ایک انتہائی درست طریقہ ہے۔ وہ دو اجزا پر مشتمل ہیں: عرض بلد اور طول بلد۔

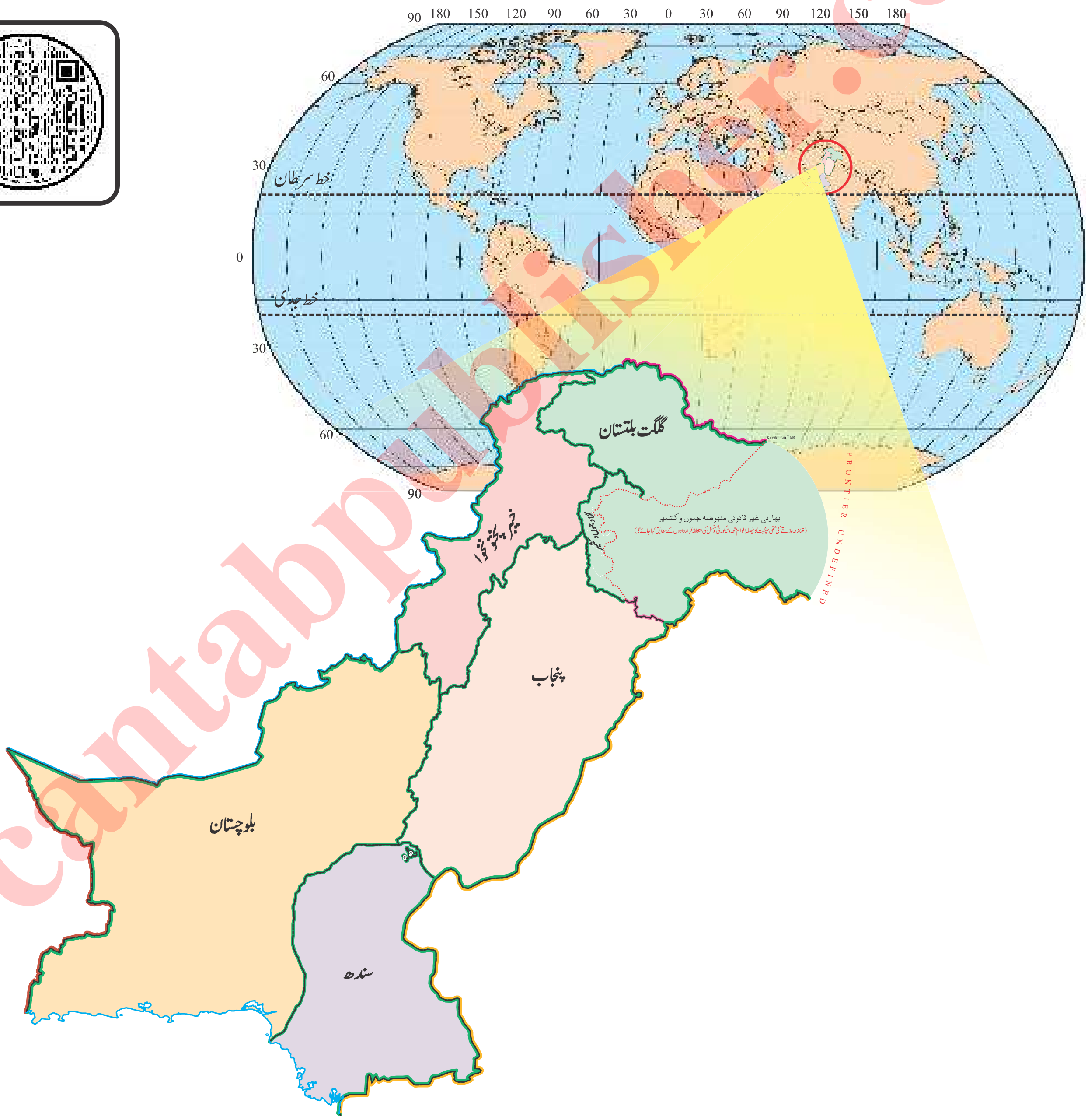

دنیا کے نقشے پر طول بلد اور عرض بلد کی مدد سے پاکستان کا محل وقوع واضح ہے۔

cantabpublisher.com

عرض بلد کے خطوط

عرض بلد کے خطوط زمین کا مشرق سے مغرب احاطہ کرتے ہیں۔ خطِ استوا سے اِن کا مقام اِس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ کوئی مقام کتنے درجے شمال یا جنوب میں ہے۔ پاکستان تقریباً 24 سے 37 درجے شمال کے درمیان واقع ہے۔ ملک کا سب سے جنوبی حصہ بحیرہ عرب کے قریب 24 درجے شمال میں ہے، جبکہ شمالی علاقہ جات، جیسے گلگت بلتستان کا علاقہ، تقریباً 37 درجے شمال تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان جنوب میں نسبتاً کم عرض بلد سے شمال میں بلند عرض بلد تک پھیلا ہوا ہے۔

آب و ہوا کے خطے:

بنیادی طور پر ان کا تعین عرض بلد کے مقام سے ہوتا ہے۔ پاکستان کے آب و ہوا کے علاقوں کا تعین بنیادی طور پر اس کے عرض بلد کے مقام سے ہوتا ہے۔ پاکستان خشک اور معتدل آب و ہوا کے خطے میں واقع ہے۔ کراچی جیسے جنوبی علاقوں میں، خط استوا اور سمندر کے قریب ہونے کی وجہ سے گرمیوں میں درجہ حرارت زیادہ ہوتا ہے جبکہ سردیوں میں ہلکا سرد ہوتا ہے۔ نشیبی علاقے، بشمول لاہور اور اسلام آباد، خشک خطے میں واقع ہیں، یہاں گرمیوں میں شدید گرمی اور سردیوں میں شدید سردی ہوتی ہے۔ شمالی علاقوں میں، خاص طور پر گلگت بلتستان اور آزاد جموں و کشمیر، پاکستان کے معتدل خطے میں واقع ہے، جہاں سرد درجہ حرارت غالب رہتا ہے، خاص طور پر زیادہ اونچائی پر، جس کے نتیجے میں گرمیوں کا موسم کم عرصے کے لیے ہوتا ہے۔

طول بلد کے خطوط

طول بلد کے خطوط شمال سے جنوب کا احاطہ کرتے ہیں اور کسی مقام کی خط نصف النہار سے مشرق یا مغرب کی سمت فاصلے کی پیمائش کرتے ہیں۔ پاکستان تقریباً 60 سے 77 درجے مشرق کے درمیان واقع ہے۔ پاکستان کا انتہائی مشرقی نقطہ تقریباً 60 درجے مشرق ہے اور انتہائی مغربی نقطہ تقریباً 77 درجے مشرق ہے۔ اِس طول بلد کے مطابق پاکستان بر اعظم ایشیا کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔

ٹائم زون:

صفر درجے کے خطِ طول بلد کو خط نصف النہار کہا جاتا ہے۔ لہٰذا ٹائم زون بنیادی طور پر طول بلد کے خطوط سے طے ہوتا ہے۔ پاکستان تقریباً 60 درجے سے 77 درجے مشرقی طول بلد

کیا آپ جانتے ہیں؟

بنیادی سمتیں جسے کارڈینل ڈائریکشنز یا کارڈینل کمپاس پوائنٹس کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کمپاس قطب نما پر بنیادی حوالہ پوائنٹس ہیں۔ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب چار اہم بنیادی سمتیں ہیں۔ یہ بنیادی سمتیں سمت شناسی کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ جب آپ سفر کرتے ہیں تو وہ آپ کی سمت کا تعین کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ لیکن یہ درست نقشہ سازی یا مقامات کی نشاندہی کرنے کے لیے موزوں نہیں ہیں۔

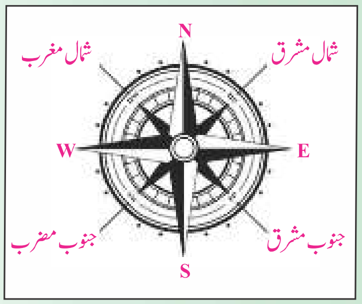

دلچسپ معلومات

پاکستان کا کل رقبہ 7،96،096 مربع کلومیٹر ہے۔ یہ مشرق سے مغرب تک 885 کلومیٹر اور شمال سے جنوب 1600 کلومیٹر پھیلا ہوا ہے۔

صلاحیت 2.1-2.2

پاکستان کے نقشے پر خط سرطان، عرض بلد اور طول بلد کی نشاندہی کریں۔

درجہ حرارت اور ٹائم زونز پر بالترتیب عرض بلد اور طول بلد کے تعلق کا مطالعہ کریں۔

cantabpublisher.com

کے درمیان واقع ہے۔ پورے ملک کا معیاری ٹائم زون پاکستان کا معیاری وقت (PST) ہے، جو کہ UTC+5 ہے (مرکزی وقت UTC سے پانچ گھنٹے آگے ہے)۔
خلاصہ یہ کہ پاکستان جنوبی ایشیا میں (عرض بلد 24 درجے شمال اور 37 درجے شمال اور طول بلد 60 درجے مشرق اور 77 درجے مشرق کے درمیان) واقع ہے۔ اس جغرافیائی محلِ وقوع کے مطابق پاکستان ہندوستان کے شمال مغرب اور چین کے مغرب میں واقع ہے۔ یہ نقاط دنیا کے نقشے پر ملک کے محلِ وقوع کو سمجھنے اور اِس کے طبعی خدوخال کا مطالعہ کرنے کے لیے ضروری ہیں۔

سرگرمی

طلبہ کو دُنیا کے نقشے کا خاکہ فراہم کریں اور اُنھیں دُنیا کے نقشے پر پاکستان کے مقام (طول بلد اور عرض بلد کے ساتھ) کی نشاندہی کرنے کا کہیں۔

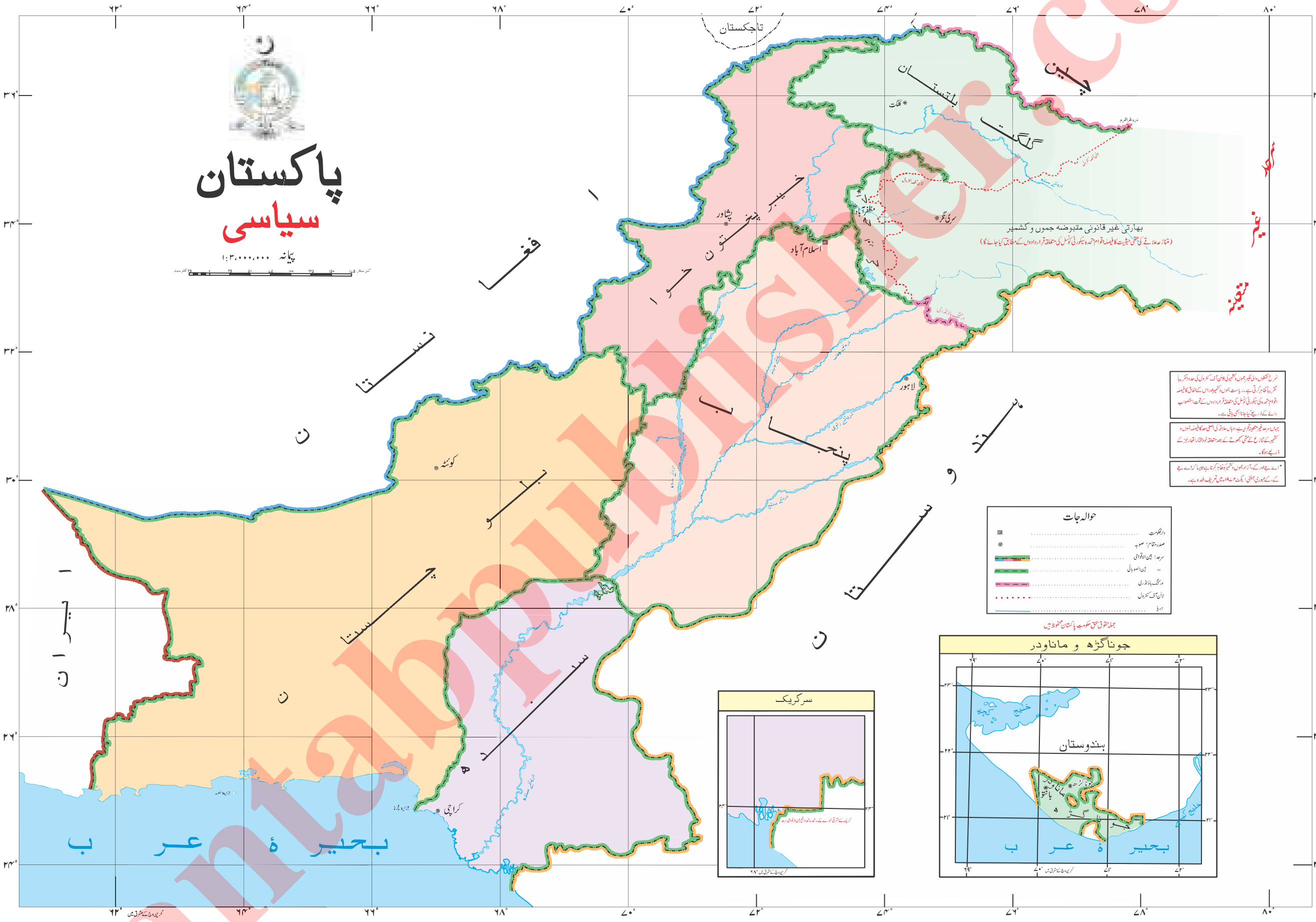

عرض بلد اور طول بلد کے ساتھ پاکستان کا سیاسی نقشہ

کیا آپ جانتے ہیں؟

- زمین کو 24 بنیادی ٹائم زونز میں تقسیم کیا گیا ہے، جن میں سے ہر ایک تقریباً 15 ڈگری عرض بلد چوڑا ہے۔ یہ ٹائم زون عموماً طول بلد کے خطوط پر مرکوز ہوتے ہیں۔ خط نصف النہار، جو صفر درجے طول بلد ہے اور دنیا بھر میں ٹائم زونز کی پیائش کا نقطہ آغاز ہے، گرین وچ سے گزرتا ہے۔ یہ خط معیاری وقت کے تعین کے لیے ایک حوالہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ خط نصف النہار کے مشرق کی جانب وقت مثبت ہوتا ہے، جب کہ مغرب میں منفی ہو جاتا ہے۔
- 1972 سے پہلے معیاری وقت کو گرین وچ مین ٹائم (Greenwich Mean Time) کہا جاتا تھا لیکن اب اسے Coordinated Universal Time یا Universal Time Coordinated (UTC) کہا جاتا ہے۔

cantabpublisher.com

علم 2.2 پاکستان کی تزویراتی اہمیت

تزویراتی اہمیت سے مراد کسی قوم کی اہمیت اس کے جغرافیائی محل وقوع کی بنیاد پر ہے جبکہ جغرافیائی سیاسی اہمیت کسی ملک کی طاقت، بین الاقوامی رویے اور اس کے محل وقوع سے حاصل ہونے والے فوائد پر جغرافیائی عوامل کے اثرات پر منجمد ہے۔ پاکستان جنوبی ایشیا میں واقع ہے جو ایشیا کے جنوبی حصے میں ایک خطہ ہے اور اس میں بھارت، بنگلہ دیش، نیپال، سری لنکا، بھوٹان اور مالدیپ جیسے ممالک شامل ہیں۔ پاکستان کا جغرافیائی محل وقوع بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے سنگم پر واقع ہے اور ان اہم خطوں کو آپس میں ملانے کے لیئے بطور پل کام کرتا ہے۔

سرگرمی

جماعت کو گروہوں میں تقسیم کریں اور ہر گروہ کو تجزیہ کرنے کے لیے ایک مخصوص پہلو جیسے تجارتی راستے، ثقافتی تبادلہ یا جغرافیائی سیاسی تحفظات تفویض کریں۔ علاقے کا محل وقوع ان پہلوؤں کو کیسے متاثر کرتا ہے اس پر بحث و مباحثہ کریں اور اپنے نتائج کو جماعت میں پیش کریں۔

پاکستان کی تزویراتی اہمیت و محل وقوع

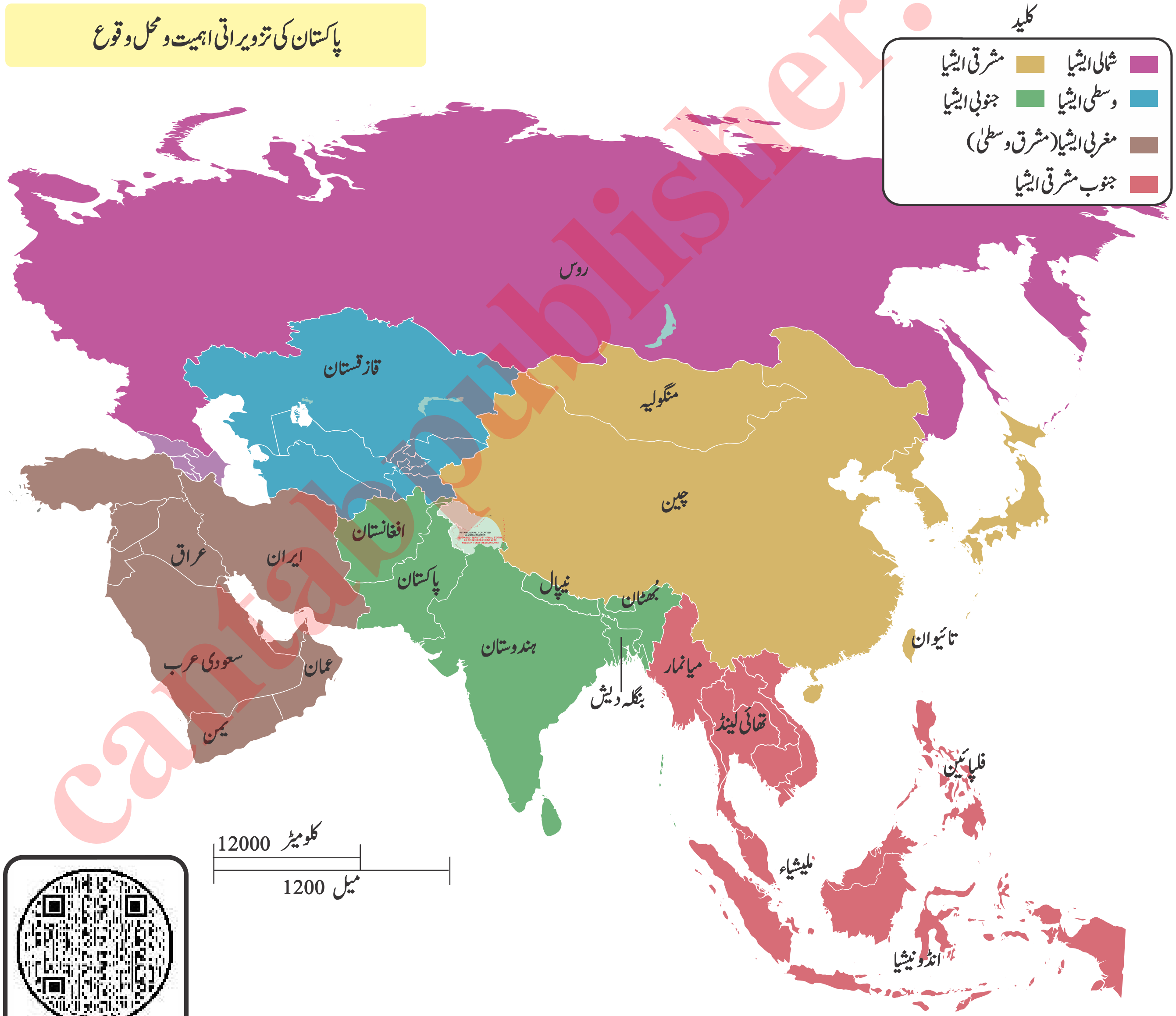

پاکستان کی تزویراتی اہمیت کا نقشہ

caritaspublisher.com

پاکستان کے پڑوسی ممالک:

پاکستان کی سرحدیں چاروں طرف سے 4 اہم ممالک سے ملتی ہیں۔

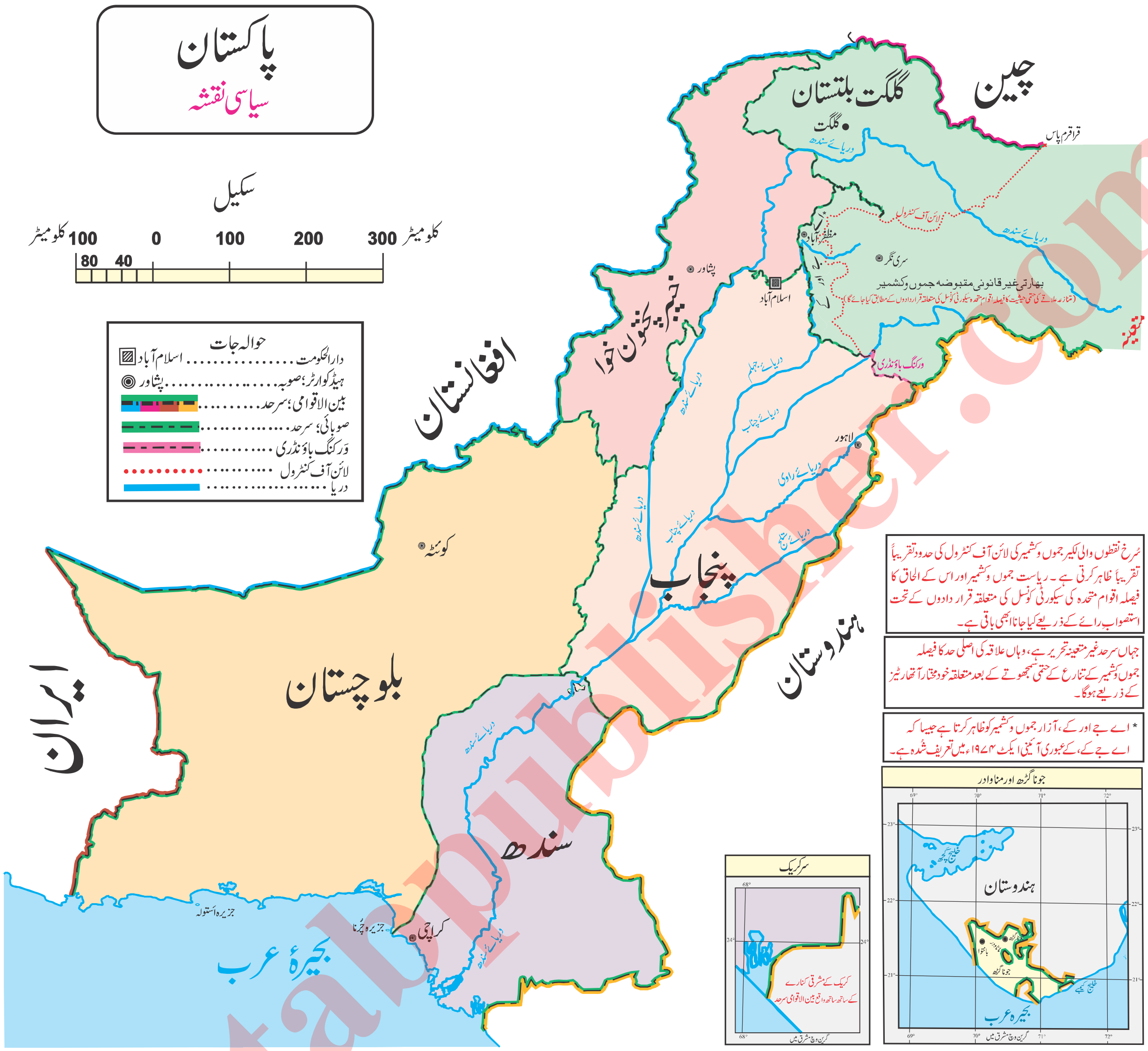

پاکستان کے ہمسایہ ممالک

جدول 2.2 میں پاکستان اور اس کے پڑوسی ممالک کی سمت، نام، زمینی حدود / سطح سمندر سے اونچائی اور سرحد کا تاریخی نام دیا گیا ہے۔

سمت	ملک	سرحدی علاقے کی لمبائی	سرحد کا تاریخی نام
مشرق	ہندوستان	1600 کلومیٹر	ریڈ کلف لائن
مغرب	ایران	850 کلومیٹر	گولڈ اسمتھ لائن
شمال	چین	592 کلومیٹر	سائنو پاک بارڈر
شمال مغرب	افغانستان	2250 کلومیٹر	ڈیورینڈ لائن
شمال مغرب	تاجکستان	16 کلومیٹر	
جنوب	بحیرہ عرب	700 کلومیٹر	

cantabpublisher.com

چین

پاکستان کا شمالی علاقہ چین سے جُڑا ہوا ہے، جس نے چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کو ممکن بنایا ہے۔ یہ راہداری چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو (BRI) کا ایک اہم حصہ ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان تجارت اور رابطوں میں سہولت فراہم کرتی ہے اور پاکستان کو اقتصادی مواقع فراہم کرتی ہے۔ چین پوری دنیا میں اپنی تجارت اور برآمدات کے ذریعے دنیا کی دوسری بڑی معیشت کے طور پر تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ یہ تجارتی منڈیوں کے طور پر دنیا کے تقریباً تمام خطوں کا احاطہ کر رہا ہے۔ جنوبی ایشیائی خطے میں چین کا اتحادی ہونے کے ناطے پاکستان نے کاشغر میں ایک مشترکہ گیٹ وے بنا کر گوادر تک اقتصادی راہداری کے لیے کام شروع کر دیا ہے۔ اس راہداری کا مقصد تجارت اور ترقی کے ذریعے اقتصادی اور سیاسی اہداف کا حصول ہے۔ یہ اقتصادی راہداری خنجراب کے راستے کاشغر سے گوادر تک تقریباً 2700 کلومیٹر تک پھیلی ہوئی ہے۔ یہ راہداری اپنے تمام راستے ریل اور سڑکوں کے ذریعے جوڑے گی اور یقیناً اقتصادی اور سیاسی پیش رفت کے ذریعے پاک چین تعلقات کو مضبوط کرے گی۔ گوادر کی بندرگاہ چین اور پاکستان دونوں ممالک کے مفادات کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ یہ چین کو اپنے توانائی کے وسائل کو پورا کرنے کے لیے بحیرہ عرب تک آسان رسائی فراہم کرتی ہے۔ کاشغر کی طرف سمندری لین اور شاہراہ ریشم کے ساتھ گوادر کی بندرگاہ سے نزدیکی بھی پاکستان کو جغرافیائی لحاظ سے چین کے لیے قیمتی بناتی ہے کیونکہ یہ راہداری اس کے سمندر کے سفر کو تقریباً 10,000 کلومیٹر تک کم کر دیتی ہے۔

سرگرمی

چین پاکستان اقتصادی راہداری کاشغر چین سے گوادر بندرگاہ پاکستان تک درہ خنجراب سے گزرتی ہے۔ جنوبی ایشیا کے نقشے پر چین پاکستان اقتصادی راہداری کی نشاندہی کریں۔

دلچسپ معلومات

بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو (BRI)، جسے چین نے 2013 میں شروع کیا تھا، ایک اہم بنیادی ڈھانچہ اور اقتصادی ترقی کا منصوبہ ہے۔ یہ شاہراہ ریشم اقتصادی راہداری اور اکیسویں صدی کی میری ٹائم سلک روڈ پر مشتمل ہے، جس کا مقصد سڑکوں، ریلوے، بندرگاہوں اور پائپ لائنوں کی تعمیر کے ذریعے عالمی تجارتی رابطے کو بہتر بنانا ہے۔ چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) اور شاہراہ ریشم اس اقدام کے لازمی اجزا ہیں جو چین اور شریک ممالک کے درمیان تجارتی اور اقتصادی تعاون کو بڑھانے میں معاون ہیں۔

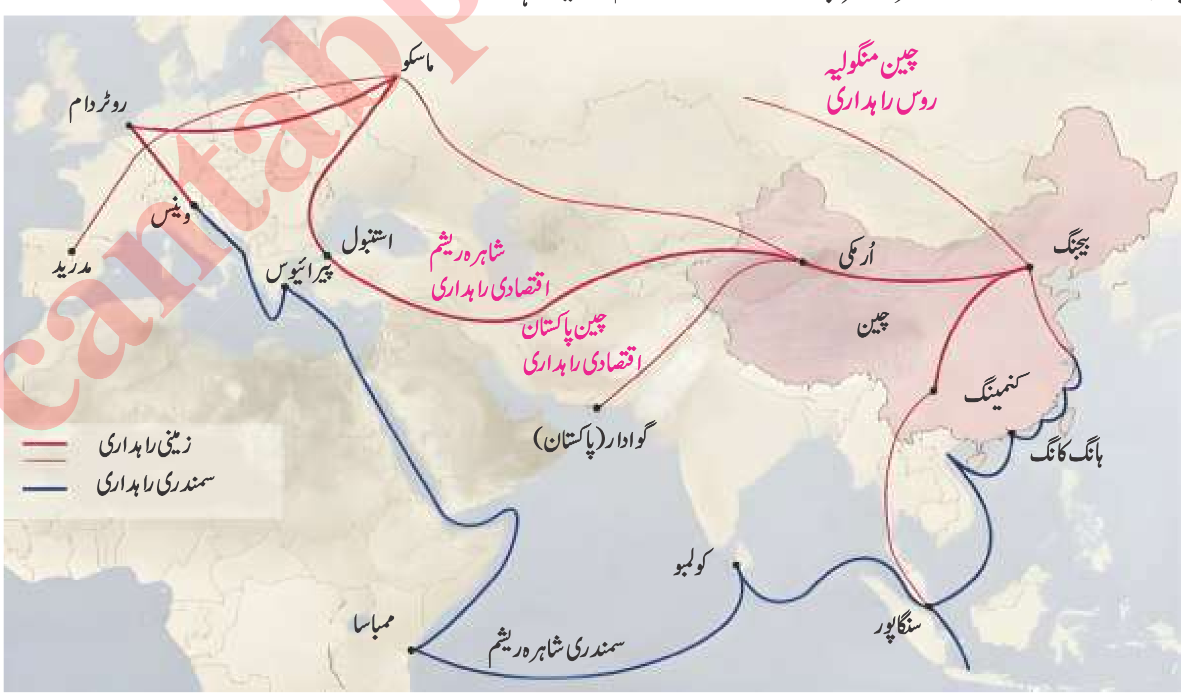

چین پاکستان اقتصادی راہداری کاشغر (چین) سے گوادر بندرگاہ (پاکستان) تک درہ خنجراب سے گزرتی ہے۔

افغانستان

پاکستان افغانستان کے ساتھ مغربی سرحد سے منسلک ہے۔ افغانستان کا محل وقوع بحیرہ عرب اور بین الاقوامی تجارتی راستوں تک رسائی کے لیے پاکستان کی سرحد پر انحصار کرتا ہے۔ یہ راستہ افغانستان کی اقتصادی ترقی کے لیے انتہائی اہم ہے۔ افغانستان کے لیے پاکستان کے ساتھ مستحکم تعلقات ضروری ہیں۔ یہ سرحد تاریخی لحاظ سے بھی ایک اہم تجارتی راستہ فراہم کرتی رہی ہے، جو اشیا اور افراد کی نقل و حرکت میں سہولت فراہم کرتا ہے۔

ایران

پاک ایران تعلقات میں روابط ایک اہم عنصر ہے۔ ایران، جو دنیا کا چوتھا بڑا تیل پیدا کرنے والا ملک اور قدرتی گیس کے ذخائر میں دوسرا بڑا ملک ہے، پاکستان کے ساتھ دوستانہ تعلقات ہیں۔ چین ایران سے تیل درآمد کرنے والے ممالک کی فہرست میں پہلے نمبر پر ہے۔ پاکستان چین کے لیے ایران سے تیل درآمد کرنے کے لیے محفوظ ترین راستوں میں سے ایک ہے۔ پاکستان اور ایران نے توانائی کے بحران پر قابو پانے اور روزمرہ زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے (ایران سے پاکستان) گیس پائپ لائن پر معاہدہ کیا ہے۔

تحقیق و تجزیہ

طلبہ کو گروہوں میں تقسیم کریں اور انہیں پاکستان کے حوالے سے پڑوسی ممالک کی تزویراتی اہمیت پر تحقیق کرنے کی ہدایت دیں۔ دریاؤں، پہاڑوں اور ساحلی علاقوں کے حوالے سے بڑے شہروں کے مقام کا تجزیہ کریں۔ پاکستان کے نقشے پر ان شہروں کے عرض بلد اور طول بلد کی بھی نشاندہی کریں۔ تمام تحقیقی نتائج کا خلاصہ کریں اور اس بات پر زور دیں کہ پاکستان کا محل وقوع اس کے تعلقات، شہری ترقی اور جغرافیائی و سیاسی حیثیت کو کیسے متاثر کرتا ہے۔

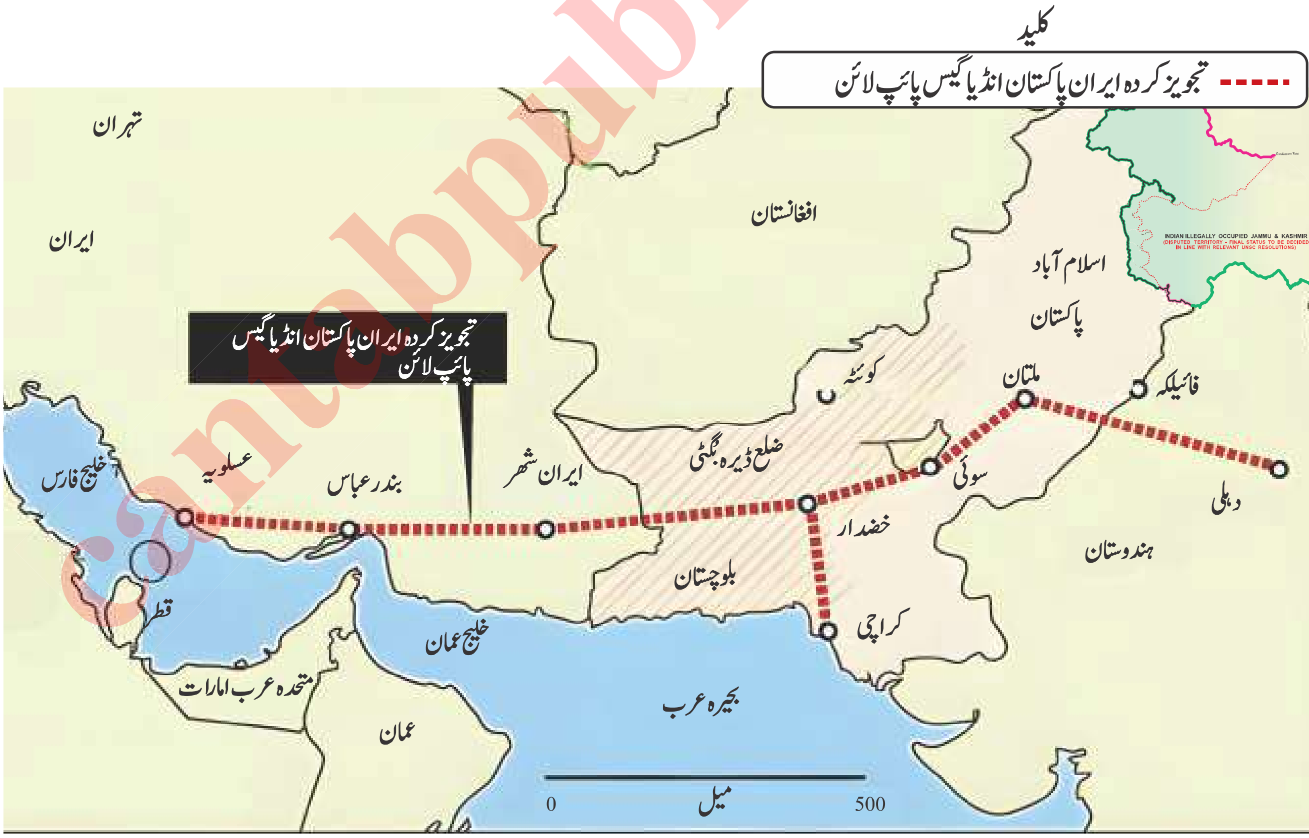

ایران، پاکستان، انڈیا گیس پائپ لائن کا نقشہ

aantabpublisher.com

ہندوستان

ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات در حقیقت اہم جغرافیائی اہمیت کے حامل ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان تاریخی تنازعات، مشترکہ سرحدوں اور علاقائی پیچیدگی جیسے مسائل کا شکار ہیں۔ دیرینہ مسئلہ کشمیر، تنازعات کا ایک مرکزی نقطہ ہے جو جنوبی ایشیا کے مجموعی جغرافیائی سیاسی منظرنامے کو تشکیل دیتا ہے۔

دوسری طرف، چابہار بندرگاہ کی ترقی اور افغانستان سے تعلقات استوار کرنے کے ساتھ ساتھ ایران سے تعلقات کو فروغ دینے کی ہندوستان کی کوششیں متعدد تزویراتی مقاصد کی تکمیل کرتی ہیں۔

صلاحیت 2.5-2.3

پاکستان کے طبعی نقشے پر پڑوسی ممالک (بشمول ہندوستان، چین، افغانستان اور ایران) کو لیبل کریں۔
نقشے پر بحر ہند اور بحیرہ عرب کو لیبل کریں۔
تجزیاتی طور پر کوئی منصوبہ یا طریقوں کو واضح کریں جس میں پاکستان کے جغرافیائی محل وقوع کو اس کے معاشی فائدے کے لیے استعمال کیا جا سکے۔ (سیاحت، چین پاکستان اقتصادی راہداری اور تجارت وغیرہ)

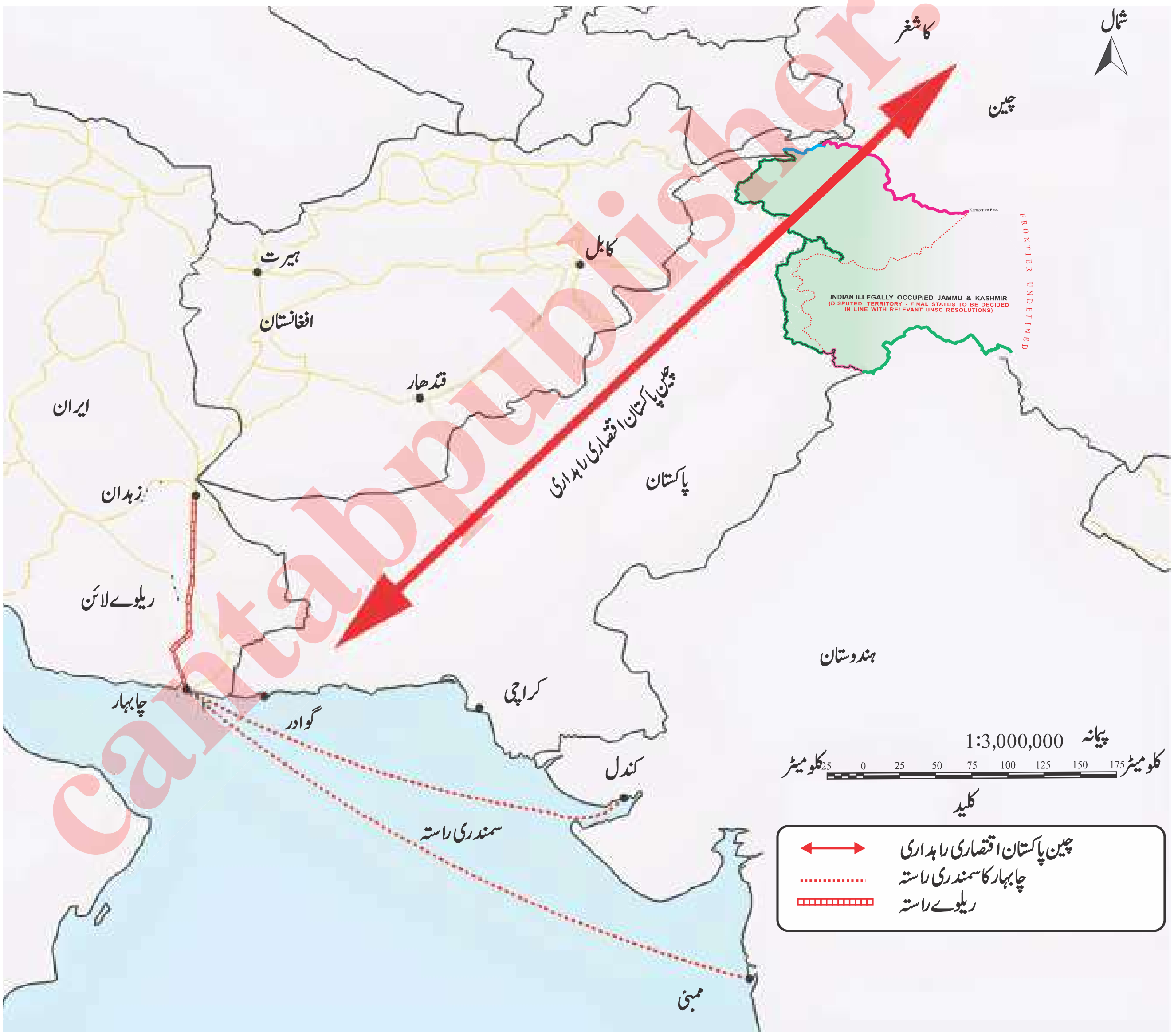

چین پاکستان اقتصادی راہداری کے مقابلے بھارت کی طرف سے چابہار بندرگاہ کی ترقی

cantabpublisher.com

بحیرہ عرب تک رسائی

پاکستان بحیرہ عرب کے ساتھ وسیع ساحلی پٹی کا حامل ملک ہے۔ پاکستان گرم پانی سے نزدیک ہونے کے باعث کراچی اور گوادر جیسی اہم بندرگاہوں تک رسائی رکھتا ہے، جو اِسے بین الاقوامی تجارت کے لیے اہم گزرگاہ بناتی ہے۔ کراچی بندرگاہ، جو کہ جنوبی ایشیا کی مصروف ترین بندرگاہوں میں سے ایک ہے، پاکستان کی درآمدات اور برآمدات کا ایک بڑا حصہ دیکھتی ہے، جس سے مشرقِ وسطیٰ، افریقہ اور اس سے آگے کے ممالک کے ساتھ تجارت میں سہولت ملتی ہے۔

گوادر بندرگاہ دنیا کی سب سے بڑی اور گہری بندرگاہ ہے، جو آبنائے ہرمز کے داخلی راستے پر واقع ہے۔ یہ چین پاکستان اقتصادی راہداری میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔ 60 بلین ڈالر کا یہ بڑا منصوبہ علاقائی روابط اور تجارت کو بڑھاتا ہے، جس سے پاکستان کی سمندری اہمیت میں اضافہ ہوتا ہے۔

دلچسپ معلومات

چین پاکستان اقتصادی راہداری ایک طویل المدتی منصوبہ ہے، جسے 2015 میں شروع کیا گیا تھا 2030 تک مکمل ہونے کی امید ہے۔ پاکستانی حکام کی پیش گوئی کے مطابق CPEC سال 2015 سے 2030 کے درمیان تقریباً 2.3 ملین افراد کو روزگار مہیا کرنے میں کامیاب ہو گا۔

آبنائے ہرمز

دلچسپ معلومات

آبنائے ہرمز شمال میں ایران اور جنوب میں متحدہ عرب امارات اور عمان کے درمیان واقع ہے۔ آبنائے ہرمز تیل اور گیس کی عالمی تجارت کے لیے سب سے اہم چوکیوں میں سے ایک ہے۔ دنیا کے تیل کی ترسیل کا ایک اہم حصہ اس تنگ آبی گزرگاہ سے گزرتا ہے۔

cantabpublisher.com

علم 2.4-2.3 محل وقوع اور طبعی خدوخال کے لحاظ کے پاکستان کے مختلف شہروں کی اہمیت

پاکستان کے بہت سے شہر اپنی خصوصیات کے باعث اہم ہیں۔ یہ شہر اپنے مخصوص محل وقوع اور طبعی خدوخال جیسی خوبیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

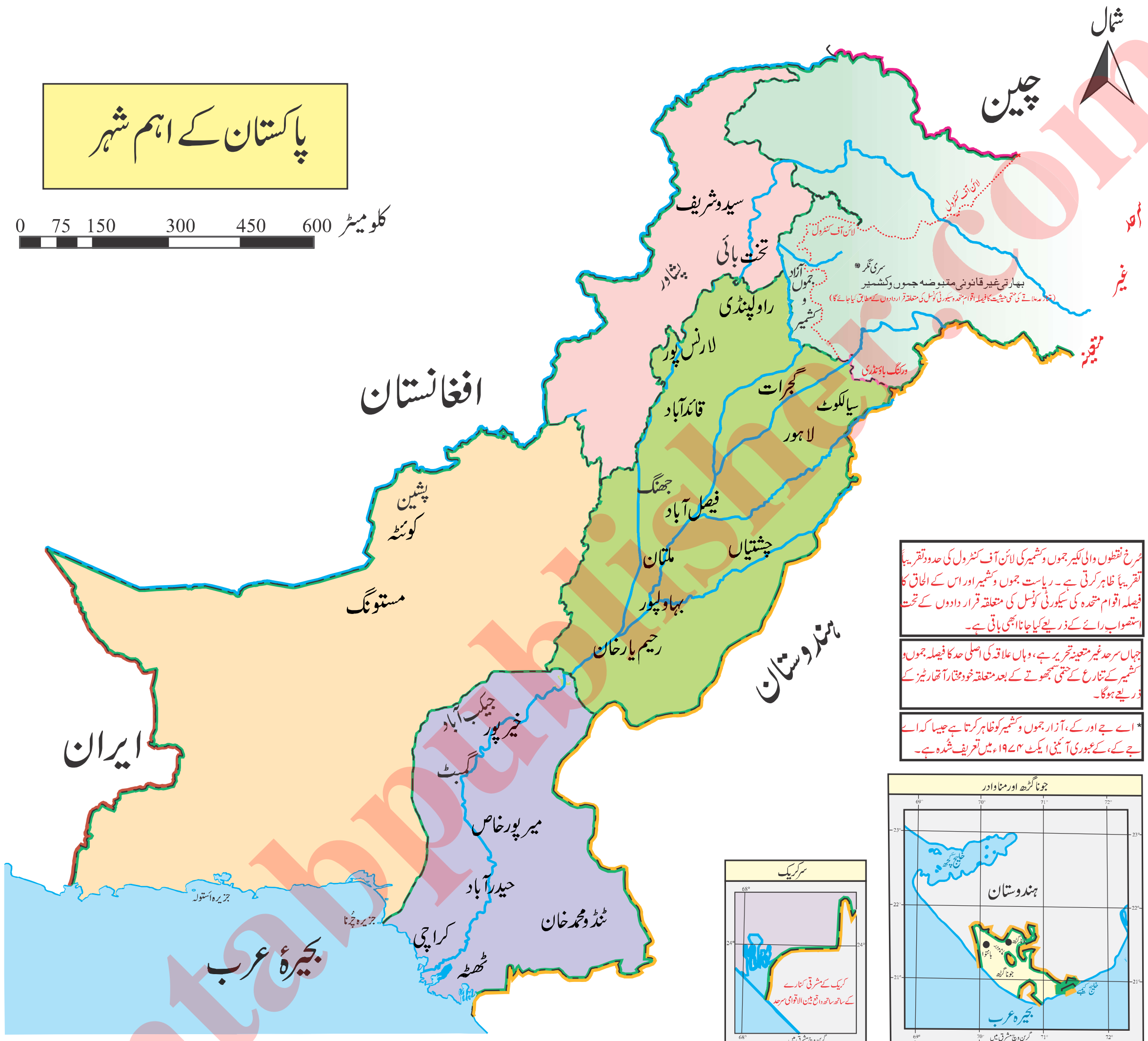

پاکستان کے نقشے پر شہروں کا مقام

کراچی

ساحل کے ساتھ کراچی شہر

پاکستان کا سب سے بڑا شہر اور تجارتی مرکز، کراچی بحیرہ عرب کے ساحل پر واقع ہے اور ملک کا اہم بندرگاہی شہر ہے۔ اس کے طول بلد اور عرض بلد کے نقاط 24.8709 درجے مشرق اور 67.0011 درجے مشرق ہیں۔ اس کا ساحلی مقام عالمی تجارتی راستوں تک رسائی فراہم کرتا ہے، جو اسے تجارت اور کاروبار کا ایک اہم مرکز بناتا ہے۔ کراچی کپڑے کی صنعت، خوراک کی صنعت اور انجینئرنگ سمیت کئی اہم صنعتوں کا بھی گھر ہے۔

cantabpublisher.com

لاہور

لاہور، پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔اس کے طول بلد اور عرض بلد کے نقاط31.5204 درجے شمالی اور74.3587 درجے مشرق ہیں۔لاہور ملک کے شمال مشرقی حصے میں دریائے راوی پر واقع ہے۔ یہ پاکستان کے سب سے زیادہ آبادی والے صوبہ پنجاب کا دارالحکومت ہے۔لاہور بڑے دریا پر واقع ہونے کی وجہ سے، آبپاشی اور پینے کے لیے پانی تک رسائی فراہم کرتا ہے۔ یہ شہر ایک زرخیز زرعی علاقے میں واقع ہونے کے باعث کھانے اور کپڑے کی صنعتوں کے لیے مددگار ہے۔

لاہور شہر

فیصل آباد

فیصل آباد پاکستان کا تیسرا سب سے بڑا شہر ہے۔ اس کے طول بلد اور عرض بلد کے نقاط31.4504 درجے شمال اور درجے73.1350 درجے مشرق ہیں۔فیصل آباد ملک کے مشرقی حصے میں دریائے چناب پر واقع ہے۔ یہ ایک بڑا صنعتی شہر ہے جہاں کپڑا بنانے پر توجہ دی جاتی ہے۔ ایک بڑے دریا پر فیصل آباد کا مقام اس کی صنعتوں اور زراعت کے لیے پانی تک رسائی فراہم کرتا ہے۔

گھنٹہ گھر چوک، فیصل آباد

اسلام آباد

اسلام آباد پاکستان کادارالحکومت ہے۔ اس کے طول بلد اور عرض بلد کے نقاط33.6844 درجے شمال اور73.0479 درجے مشرق ہیں۔اسلام آباد،ملک کے شمال مشرقی حصے میں ہمالیہ کے دامن میں واقع ہے۔ یہ ایک منصوبہ بند شہر ہے جو1960 کی دہائی میں پاکستان کے نئے دارالحکومت کے طور پر بنایا گیا تھا۔خوشگوار آب و ہوا اور خوبصورت پہاڑی ماحول اسلام آباد کو ایک مقبول سیاحتی مقام بناتا ہے۔

پاکستان کا دارالحکومت اسلام آباد

پشاور

پشاور افغانستان کی سرحد کے ساتھ واقع ہے۔اس کے طول بلد اور عرض بلد کے نقاط 34.0151 درجے شمال اور 71.5249 درجے مشرق ہیں۔یہ صوبہ خیبر پختونخوا کا دارالحکومت ہے۔ تاریخی شاہراہ ریشم تجارتی راستے پر پشاور کا محل وقوع

اسے صدیوں سے تجارت اور کاروبار کا ایک بڑا مرکز بناتا ہے۔ یہ شہر پاکستان کے شمالی پہاڑوں کی گزرگاہ بھی ہے جو سیاحت اور بیرونی تفریح کے لیے مشہور ہیں۔

اسلامیہ کالج پشاور

cantabpublisher.com

پاکستان کے بڑے شہروں اور ان کے ارد گرد کی طبعی خدوخال کے درمیان تعلق ان کی معاشی اور سماجی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ پانی، نقل و حمل کے راستوں اور قدرتی وسائل تک شہروں کی رسائی اور اِن کی ترقی میں معاون ہے۔

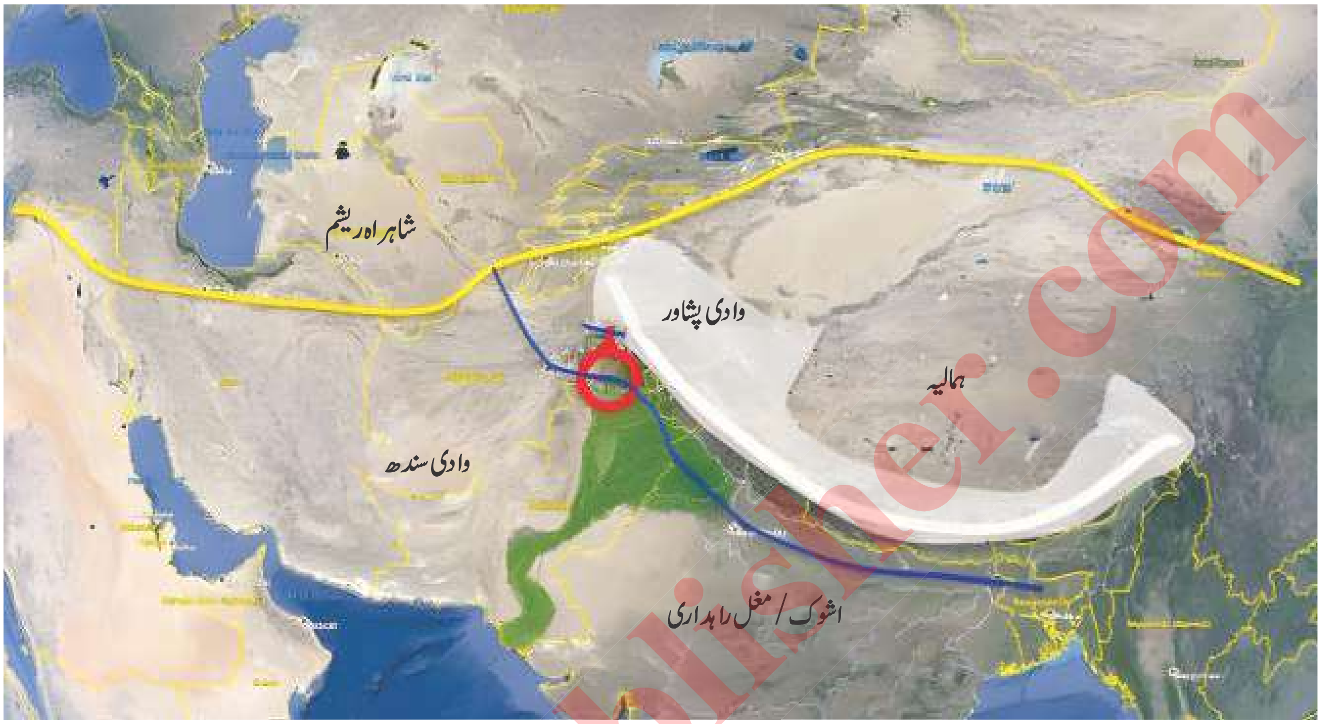

شاہراہ ریشم

صلاحیت 2.7-2.6

- پاکستان کے نقشے پر بڑے شہروں (اسلام آباد، لاہور، پشاور، کراچی، کوئٹہ، گلگت، اور مظفر آباد) کو لیبل کریں۔
- تجارت اور ترقی کے لیے پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت کا تجزیہ اور اندازہ کر سکیں۔

تحقیق و تجزیہ

پاکستان کی اہم برآمدات اور درآمدات کو دریافت کریں۔ پاکستان کو دنیا کے نقشے پر تلاش کریں اور اس کی اہم جغرافیائی خصوصیات جیسے بحیرہ عرب کی ساحلی پٹی، شاہراہ ریشم اور چین پاکستان اقتصادی راہداری جیسے بڑے تجارتی راستوں تک رسائی کی نشاندہی کریں۔ تجزیہ کریں کہ پاکستان کے محل وقوع کی بنیاد پر اِسے ہمسایہ ممالک اور دوسرے ممالک کے ساتھ تجارت میں کیسے فائدہ ہوتا ہے۔ آزاد تجارتی معاہدوں اور علاقائی رابطوں کے منصوبوں کے کردار کی چھان بین کریں۔ اپنی تحقیق اور تجزیے کا خلاصہ کرتے ہوئے ایک جامع رپورٹ لکھیں جس میں واضح طور پر بتایا جائے کہ پاکستان کا مقام تجارت اور سیاحت کے لیے کس طرح ایک قیمتی اثاثہ ہے۔

cantabpublisher.com

اہم نکات

- پاکستان جنوبی ایشیا میں تقریباً 23.37 درجے شمال سے 37.05 درجے شمال تک کے عرض بلد اور تقریباً 60 مشرق سے 77 مشرق تک کے طول بلد پر واقع ہے۔
- پاکستان تزویراتی لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے کیونکہ یہ جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا اور مشرقِ وسطیٰ کو جوڑنے والے پل کے طور کام کرتا ہے۔
- پاکستان کی سرحدیں بھارت، چین، افغانستان اور ایران کے ساتھ ملتی ہیں۔
- چین پاکستان اقتصادی راہداری ایک اہم اقدام ہے جو چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو (BRI) کو پاکستان کی گوادر بندرگاہ سے جوڑتا ہے، جس کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان تجارت، رابطے اور اقتصادی تعاون کو بڑھانا ہے۔
- بحیرہ عرب کے ساتھ پاکستان کی ساحلی پٹی کراچی اور گوادر جیسی اہم بندرگاہوں کی حامل ہے، جو بین الاقوامی تجارت کے لیے نئے راستے کھولتی ہے اور سمندری رابطے کو بڑھاتی ہے۔
- کراچی، لاہور، فیصل آباد، اسلام آباد اور پشاور تزویراتی طور پر اہم شہر ہیں، جو آبی ذخائر، نقل و حمل کے راستوں اور قدرتی وسائل سے اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

مشق

الف) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ اسلام آباد کا عرضِ بلد کیا ہے؟

الف) 15 درجے شمال　ب) 24 درجے شمال　ج) 37 درجے شمال　د) 50 درجے شمال

2۔ ان میں سے کون سے ملک کی سرحد پاکستان سے نہیں ملتی ہے؟

الف) ہندوستان　ب) چین　ج) بنگلہ دیش　د) افغانستان

3۔ پاکستان کا محلِ وقوع اس کو اہم بناتا ہے:

الف) یورپ میں مرکزی مقام کے باعث　ب). مشرقِ وسطیٰ میں تزویراتی مقام کے باعث

ج) جنوب مشرقی ایشیا میں موجودگی کے باعث　د) دُنیا کے سب سے بڑے ملک ہونے کی وجہ سے

4۔ بحیرہ عرب پاکستان کے کس سمت میں واقع ہے؟

الف) شمال　ب) مشرق　ج) جنوب　د) مغرب

5۔ کراچی، پاکستان کا سب سے بڑا شہر، اس ساحل کے ساتھ واقع ہے:

الف) خلیج بنگال　ب) بحیرہ عرب　ج) بحیرہ ہند　د) خلیج فارس

6۔ لاہور کے جغرافیائی محلِ وقوع سے کون سا دریا وابستہ ہے؟

الف) دریائے گنگا　ب) دریائے راوی　ج) دریائے سندھ　د) دریائے گومل

cantabpublisher.com

7۔ لاہور کا طول بلد ہے:

الف) 60 درجے مشرق　ب) 74 درجے مشرق　ج) 90 درجے مشرق　د) 120 درجے مشرق

8۔ پاکستان کی سب سے طویل سرحد ہے:

الف) افغانستان کے ساتھ　ب) ہندوستان کے ساتھ　ج) ایران کے ساتھ　د) چین کے ساتھ

9۔ اسلام آباد کس پہاڑی سلسلے کے دامن میں واقع ہے؟

الف) ہمالیہ　ب) قراقرم　ج) ہندوکش　د) شوالک

10۔ پاکستان کے مغرب میں کون سا سمندر واقع ہے؟

الف) بحیرہ احمر　ب) بحیرہ عرب　ج) بحیرہ ہند　د) بحیرہ اسود

ب) درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

1۔ ثقافتی تنوع کی تشکیل میں پاکستان کے مقام کی کیا اہمیت ہے؟

2۔ اسلام آباد کا محل وقوع بیان کریں۔

3۔ پاک بھارت سرحد کا نام اور اس کی لمبائی بتائیں۔

4۔ بحیرہ عرب پاکستان کی معیشت میں کیا کردار ادا کرتا ہے؟

5۔ ان جغرافیائی خصوصیات کی وضاحت کریں جو لاہور کو نمایاں کرتی ہیں۔

6۔ بنیادی سمتوں کی وضاحت کریں۔

7۔ تزویراتی اہمیت سے کیا مراد ہے؟

8۔ جغرافیائی و سیاسی اہمیت سے کیا مراد ہے

ج) درج ذیل سوالات کے جامع جوابات لکھیں۔

1۔ پاکستان کے تزویراتی محل وقوع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے علاقائی اقتصادی تعاون کا منصوبہ تجویز کریں۔

2۔ پاکستان اور اس کے پڑوسی ممالک کے درمیان ثقافتی تبادلے پر جغرافیائی عوامل کے اثرات کا تجزیہ کریں۔

3۔ بین الاقوامی تجارت کے تناظر میں پاکستان کے محل وقوع سے پیدا ہونے والے مسائل اور مواقع پر تبادلہ خیال کریں۔

4۔ پاکستان کے بڑے شہروں کے جغرافیائی اور اقتصادی منظر نامے کی تشکیل میں دریاؤں کے کردار کا جائزہ لیں۔

5۔ کراچی کے ساحلی محل وقوع اور معاشی اہمیت کو دیکھتے ہوئے اس میں پائیدار ترقی کے لیے حکمت عملی تیار کریں۔

عملی منصوبہ

پاکستان کے بڑے شہروں کی نشاندہی کے ساتھ پاکستان کے نقشے کا خاکہ طلبہ میں تقسیم کریں اور انھیں ہدایت دیں کہ وہ قریبی دریاؤں، پہاڑوں اور ساحلی علاقوں کی نشان دہی کرتے ہوئے شہروں کا نام لکھیں۔ طلبہ کو گروہوں میں تقسیم کریں اور ہر گروہ کو ایک بڑا شہر تفویض کریں۔ گروہوں کو اپنے تفویض کردہ شہر کے ارد گرد کی جغرافیائی خصوصیات اور ان کی اہمیت پر تبادلہ خیال کرنے کو کہیں۔ اس کے بعد ہر گروہ اپنے اپنے شہر کی خصوصیات اور اہمیت کے بارے میں اپنے نتائج کا تبادلہ کریں۔ یہ جغرافیائی پہلو کس طرح شہر کی زندگی اور ترقی کو متاثر کرتے ہیں پر بحث و مباحثہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

cantabpublisher.com